﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :۔ نصیر احمد قمر

جلد17 | جمعۃ المبارک 31/دسمبر 2010ء | 25/محرم 1432 ہجری قمری ❁ 31/فتح 1389 ہجری شمسی | شمارہ 53

نماز کا ترک کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا یا امیرالمومنین آپ اس شخص کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں جو نماز نہیں پڑھتا۔

آپؓ نے فرمایا: ’’جو نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے‘‘۔

(کنزالعمال۔کتا ب الصلوٰۃ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

خدا کے واسطے اس امر پر غور کریں اور اپنے دوستوں کو بھی وصیت کریں کہ وہ میرے معاملے میں جلدی سے کام نہ لیں۔ بلکہ نیک نیتی اور خالی الذہن ہو کر سوچیں اور پھر خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ ان پر حق کھول دے۔

یہ جو فرمایا گیا ہے کہ کسر صلیب مسیح موعود کا کام ہوگا اس کا کیا مطلب ہے۔کیا وہ لکڑی کی صلیب کو توڑے گا؟ اور اس سے فائدہ کیا ہوگا؟

مطلب صاف ہے کہ مسیح موعود کی آمد کی غرض عیسوی دین کا ابطال کلّی ہوگا اور وہ حجت اور براہین کے ساتھ جن کو آسمانی تائیدات اور خوارق اور بھی قوی کر دیں گے صلیب پرستی کے مذہب کو باطل کر کے دکھا دے گا۔یہی وجہ ہے کہ ہماری ساری توجہ اس صلیب کی طرف لگی ہوئی ہے۔موت مسیح کے مسئلہ نے ہی صلیب کو پاش پاش کر دیا ہے۔

’’جس کو خدا پر یقین ہے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق مانتا ہے اس کے لئے یہی حجت کافی ہے کہ میرے منہ سے سن کر خاموش ہو جائے لیکن جو دلیر اور بیباک ہے اس کا کیا علاج؟ خدا خود اس کو سمجھائے گا۔ اس لئے مَیں چاہتا ہوں کہ آپ خدا کے واسطے اس امر پر غور کریں اور اپنے دوستوں کو بھی وصیت کریں کہ وہ میرے معاملے میں جلدی سے کام نہ لیں۔ بلکہ نیک نیتی اور خالی الذہن ہو کر سوچیں اور پھر خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ ان پر حق کھول دے۔اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان تعصب اور ضد سے پاک ہو کر حق کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا تو ایک چلّہ نہ گزرے گا کہ اس پر حق کھل جائے گا مگر بہت ہی کم لوگ ہیں جو ان شرائط کے ساتھ خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہیں اور اس طرح پر اپنی کم سمجھی یا ضد و تعصب کی وجہ سے خدا کے ولی کا انکار کر کے ایمان سلب کرا لیتے ہیں کیونکہ جب ولی پر ایمان نہ رہے تو ولی جو نبوت کے لئے بطور میخ کے ہے اسے پھر نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے اور نبی کے انکار سے خدا کا انکار ہوتا ہے اور اس طرح پر بالکل ایمان سلب ہو جاتا ہے۔

اس وقت ضروری ہے کہ خوب غور کر کے دیکھا جاوے کہ کیا عیسائی فتنہ نہیں ہے جو مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ (الانبیاء:97) کا مصداق ہو کر لاکھوں انسانوں کو گمراہ کر رہا ہے اور مختلف طریق اس نے اپنی اشاعت کے رکھے ہیں۔اب وقت ہے کہ اس سوال کا جواب دیا جاوے کہ اس فتنہ کی اصلاح کرنے والے کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھا ہے؟ صلیب کا زور تو دن بدن بڑھ رہا ہے اور ہر جگہ اس کی چھاؤنیاں قائم ہوتی جاتی ہیں۔مختلف مشن قائم ہو کر دور دراز ملکوں اور اقطاعِ عالم میں پھیلتے جاتے ہیں۔اس لئے اگر اور کوئی بھی ثبوت اور دلیل نہ ہوتی تب بھی طبعی طور پر ہم کو ماننا پڑتا کہ اس وقت ایک مصلح کی ضرورت ہے جو اس فساد کی آگ کو بجھائے۔مگر خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو صرف ضروریات محسوسہ مشہودہ تک ہی نہیں رکھا بلکہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وعزت کے اظہار کے لئے بہت سی پیشگوئیاں پہلے سے اس وقت کے لئے مقرر رکھی ہوئی ہیں جن سے صاف پایا جاتا ہے کہ اس وقت ایک آنے والا مرد ہے اور اس کا نام مسیح موعود اور اس کا کام کسر صلیب ہے۔اب اس ترتیب کے ساتھ ہر ایک سلیم الفطرت کو اتنا تو ماننا پڑے گا کہ بجز اس تسلیم کے چارہ نہیں کہ کوئی مرد آسمانی آوے اور اس کا کام اس وقت کسر صلیب ہی ہونا چاہئے۔

لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ یہ جو فرمایا گیا ہے کہ کسر صلیب مسیح موعود کا کام ہوگا اس کا کیا مطلب ہے؟۔کیا وہ لکڑی کی صلیب کو توڑے گا؟ اور اس سے فائدہ کیا ہوگا؟ صاف ظاہر ہے کہ لکڑی کی صلیب کو اگر توڑتا پھرے گا تو یہ کوئی عظیم الشان کام نہیں۔اور نہ اس کا کوئی معتد بہ فائدہ ہو سکتا ہے۔اگر وہ لکڑی کی صلیب توڑے گا تو اس کی بجائے سونے چاندی اور دھاتوں کی صلیبیں عیسائی بنا لیں گے اور اس سے کیا نقصان ہوا اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور یزید اور صلاح الدین نے بہت سی صلیبیں توڑیں تو کیا وہ اس ایک امر سے مسیح موعود بن گئے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

معلوم ہوا کہ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہو سکتی کہ وہ لکڑی کی صلیب جو بعض عیسائیوں نے لٹکائی ہوئی ہے مسیح موعود توڑتا پھرے گا بلکہ اس کے اندر ایک حقیقت ہے اور اس حقیقت کی تائید میں حدیث کا ایک اور لفظ یَضَعُ الْحَرْبَ آیا ہے یعنی مسیح موعود لڑائیوں کو اٹھا دے گا۔اب ہمیں کوئی سمجھاوے کہ ایک طرف تو مسیح موعود کا یہ کام ہے کہ وہ لڑائی کے سلسلہ کو یکدفعہ اٹھا دے اور دین کے لئے لڑائی کا نام لینا حرام سمجھا جاوے اور دوسری طرف یہ بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ زمانہ امن کا زمانہ ہوگا اور سلطنت عادل سلطنت ہوگی جس سے اور بھی تقویت ہوتی ہے اس منشاء کی کہ اُس وقت لڑائیاں حرام ہوں گی۔اچھا، لڑائیاں ہوں گی نہیں اور صلیب توڑنا مسیح موعود کا کام ہے۔پھر سوچ کر دیکھو کہ ہمارے اس دعویٰ کی تائید صاف طور پر ہوتی ہے یا نہیں کہ صلیب توڑنے سے یہ لکڑی یا پیتل وغیرہ کی صلیبیں (جو عیسائی شرک کے طور پر گلے میں لٹکائے پھرتے ہیں) توڑنا مراد نہیں ہے بلکہ یہ لفظ ایک اور حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے اور وہی ہے جو ہم لے کر آئے ہیں۔ہم نے صاف طور پر اعلان کیا ہے کہ اس وقت جہاد حرام ہے کیونکہ جیسے مسیح موعود کا وہ کام ہے، یَضَعُ الْحَرْبَ بھی اس کا کام ہے۔اس کام کی رعایت سے ہم کو ضروری تھا کہ جہاد کے حرام ہونے کا فتویٰ صادر کریں۔پس ہم کہتے ہیں کہ اِس وقت دین کے نام سے تلوار یا ہتھیار اٹھانا حرام اور سخت گناہ ہے۔ہم کو ان وحشی سرحدیوں پر افسوس آتا ہے کہ وہ آئے دن جہاد کے نام سے بعض وارداتیں کر کے جو دراصل اپنا پیٹ پالنے کے لئے کرتے ہیں اسلام کے نام کو بدنام کرتے ہیں اور امن میں خلل انداز ہوتے ہیں۔ایک سچے مسلمان کو ان وحشیوں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہونی چاہئے۔تو پھر یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ کے کیا معنی ہیں؟ توجہ سے سننا چاہئے کہ مسیح موعود کی بعثت کا وقت غلبہ صلیب کے وقت ٹھہرایا گیا ہے اور وہ صلیب کو توڑنے کے لئے آئے گا۔اب مطلب صاف ہے کہ مسیح موعود کی آمد کی غرض عیسوی دین کا ابطال کُلّی ہوگا اور وہ حجت اور براہین کے ساتھ جن کو آسمانی تائیدات اور خوارق اور بھی قوی کر دیں گے صلیب پرستی کے مذہب کو باطل کر کے دکھا دے گا اور اس کا باطل ہونا دنیا پر روشن ہو جائے گا اور لاکھوں روحیں اعتراف کریں گی کہ فی الحقیقت عیسائی دین انسان کے لئے رحمت کا باعث نہیں ہو سکتا۔یہی وجہ ہے کہ ہماری ساری توجہ اس صلیب کی طرف لگی ہوئی ہے۔صلیب کی شکست میں کیا کوئی کسر باقی ہے؟ موت مسیح کے مسئلہ نے ہی صلیب کو پاش پاش کر دیا ہے کیونکہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ مسیح صلیب پر مرا ہی نہیں بلکہ وہ اپنی طبعی موت سے کشمیر میں آ کر مرا تو کوئی عقلمند ہمیں بتائے کہ اس سے صلیب کا باقی کیا رہتا ہے۔اگر تعصب نے اور ضد نے بالکل ہی انسان کے دل کو تاریک اور اس کی عقل کو ناقابل فیصلہ نہ بنا دیا ہو تو ایک عیسائی کو بھی یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ اس مسئلہ سے عیسائی دین کا سارا تار و پود اُدھڑ جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 366 تا 368 جدید ایڈیشن)

کہاں ممکن ترے فضلوں کا اِرقام

جماعت احمدیہ کی حقانیت، خلافت احمدیہ کی برکات، اسلام احمدیت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی تائیدونصرت، اور رؤیاء وکشوف کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کی طرف ہدایت کے نہایت دلچسپ اور غیر معمولی عظمت کے حامل ایمان افروز واقعات

(عبدالماجد طاهر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر ۔ لندن)

(آٹھویں قسط)

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے اور وہی اس کا محافظ ونگران ہے۔ اگرچہ مخالفت کی آندھیاں آتی ہیں اور بڑے بڑے مشکل حالات کا بھی جماعت کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ اپنی نصرت وحفاظت کے غیر معمولی نشانات دکھا کر دنیا پر ثابت فرماتا ہے کہ اس جماعت کے سر پر اس کا ہاتھ ہے۔ خلافت احمدیہ کی برکت سے ایسے بہت سے نشانات دنیا کے تمام ممالک میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے ہی نصرت وحفاظت الٰہی کے بعض ایمان افروز واقعات ذیل میں ہدیہ قارئین ہیں:۔

۞......مکرم امیر صاحب کینیا لکھتے ہیں کہ علاقہ Bura Tana میں جماعت کے قیام کے بعد شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس علاقہ کے ایک احمدی دوست رمضان ڈارا گویا صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط لکھا جس میں انہوں نے اپنے علاقہ میں جماعت کے قیام کے بعد شدید مشکلات کا ذکر کیا تھا اور خاص طور پر دو مولویوں شیخ راشد اودھے اور شیخ حسن گویا کا نام لے کر جو اپنی مخالفت میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں دعا کے لئے لکھا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے خط کے جواب میں فرمایا تھا:

''ہم اپنی زندگیوں میں صرف اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس لئے آپ بھی ایسا ہی کریں۔ مَیں آپ کے لئے دعا کروں گا لیکن آپ بھی اپنے اور اپنی جماعت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر قسم کی مخالفت سے محفوظ رکھے''۔

یہ دونوں مخالف مولوی ہر وقت یہی کہتے کہ ہم اپنے علاقہ میں احمدیت کو کبھی کامیاب اور مستحکم نہیں ہونے دیں گے۔ اور جماعت کی مسجد کی تعمیر میں روک بنے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ یہ دونوں مخالف مولوی ایک ہی مہینہ یعنی جون 2009ء میں جماعت کو ناکام کرنے کی بجائے خود ناکام ونامراد ہوکر اس دنیا سے کوچ کرگئے۔

مولوی شیخ اودھے جس کی عمر بوقت موت 58 سال تھی اپنے فارم پر مرا ہوا پایا گیا۔ اسی طرح اس کا شاگرد خاص شیخ حسن اودھے جس کی عمر 45 سال تھی اچانک بیمار ہوا اور ایک ہفتہ کی بیماری کے بعد چل بسا۔ حالانکہ وہ اس علاقہ کا خاص حکیم تھا۔ اب کونسل نے اس علاقہ میں باوجود سخت مخالفت کے جماعت کی درخواست منظور کرتے ہوئے مسجد کی تعمیر کے لئے تین ایکڑ کا پلاٹ منظور کر دیا ہے۔ اور کاغذی کارروائی مکمل ہونے پر انشاء اللہ مسجد کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔

۞......مکرم امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ بینن کے ایک ریجن Porto Noro کی ایک جماعت دَامے وَاگوں میں قطعہ اراضی مسجد کے لئے لیا گیا تھا۔ ایک غیر احمدی مخالف نے اس کے ایک حصّہ پر قبضہ کرتے ہوئے لکڑی کے ساتھ روکیں کھڑی کر دیں جبکہ وہی مسجد میں آنے کا اصل راستہ تھا۔ گویا اگر مسجد کا وہ حصّہ اس کے قبضہ میں آجائے تو ہماری مسجد میں آمد ورفت کا راستہ بالکل کوئی نہیں رہتا۔ بہرحال اس کے ایسا کرنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا نشان یہ ظاہر ہوا کہ چند دن بعد یہ شخص فوت ہوگیا۔ اس کی وفات کے بعد اس کے بچوں میں یہ جوش اٹھا کہ اس کی وفات احمدیہ امام کی وجہ سے ہوئی ہے ہم اس کا بدلہ احمدی امام سے ضرور لیں گے۔ اس مقصد کی خاطر انہوں نے باپ کے تمام بچوں اور رشتہ داروں کو اکٹھا کیا اور احمدی امام پر حملہ کرنے کا ارادہ باندھنے لگے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس مجلس میں ایسا خوف خدا طاری ہوا کہ مجلس کے لوگ ایک ایک کر کے پیچھے ہٹنے لگے۔ یہ کہتے ہوئے کہ آپ کے باپ نے تو احمدیوں کی مسجد کا راستہ روک کر خود اپنے لئے موت سہیڑی تھی۔ اب تم چاہتے ہو کہ ان کے امام پر حملہ کر کے ہم بھی اپنے لئے موت سہیڑ لیں۔ ہم سے ایسا نہیں ہوتا۔ چنانچہ وہ اجلاس دھرے کا دھرا رہ گیا۔ اللہ کے فضل سے اب یہاں ہماری مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

۞......مکرم امیر صاحب بورکینا فاسو لکھتے ہیں:

ڈوری ریجن کی ایک جماعت جس کا نام چکنے وِیل (Tchekne Ville) ہے وہاں جماعت نے مسجد کی تعمیر کے لئے اجازت نامہ حاصل کرنے کی کارروائی شروع کی تو عمر نامی ایک مقامی آدمی نے پولیس والوں اور اسسٹنٹ کمشنر کو کافی رشوت دی کہ وہ ہمارے کاغذات نہ بنائیں۔ اور تین سال تک کاغذات نہ بننے دیئے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو صبر اور دعاؤں کی توفیق دی۔ تین سال بعد کمشنر تبدیل ہوا تو نئے آنے والے نے خود دلچسپی لے کر مسجد کے کاغذات مکمل کر دیئے اور تعمیر کی اجازت دے دی اور جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ ماہ کے اندر مسجد تعمیر کر لی۔ بعدازاں مخالفین کی رسوائی کے دن شروع ہوئے۔ مخالفین فرقہ وہابیہ سے تعلق رکھتے تھے اور جس شخص کو اپنے پیسے پر غرور تھا خدا تعالیٰ نے اس کا سارا کاروبار برباد کر دیا اور وہ جو مسجد کی تعمیر کے خلاف لوگوں کو پیسے دیا کرتا تھا اب خود کھانے کے لئے لوگوں سے پیسے مانگنے لگا۔ جبکہ اس کا ساتھی جو اپنے آپ کو الحاج کہتا تھا، پاگل ہوگیا اور پھر اس نے خودکشی کر لی۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو عبرت کا نشان بنا دیا۔ اب سارا گاؤں جماعت کے ساتھ ہے اور لوگوں نے گاؤں کا نام بدلنے کے لئے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی اور حضور نے ازراہ شفقت اس کا نام ''مہدی آباد'' رکھا ہے۔

۞......مکرم امیر صاحب سیرالیون نے لکھا ہے کہ ''کَیلاہُوں'' شہر میں چند سال قبل مسٹر محمد بائیاں پیراماؤنٹ چیف نے احمدیت قبول کی۔ دو دفعہ جلسہ برطانیہ میں بھی شرکت کر چکے ہیں۔ اللہ کے فضل سے ایمان اور اخلاص میں بہت ترقی کر رہے ہیں۔ ہر وقت ہر قسم کی مالی قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اسی شہر میں ایک ریڈیو چینل ہے جس پر ہر جمعرات کو آدھے گھنٹے کا جماعت کے بارہ میں پروگرام ہوتا ہے اور یہ پروگرام محترم چیف صاحب کے ذاتی خرچ سے چل رہا ہے۔ مقامی مربی صاحب یہ پروگرام کرتے ہیں اور یہ پروگرام علاقہ میں کافی مقبول ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے غیر از جماعت مولویوں نے جماعت کے خلاف جمعہ والے دن پروگرام کرنا شروع کیا۔ کوئی قرآن وحدیث کی بات نہیں کرتے تھے۔ صرف جماعت کے خلاف گند بولتے تھے۔ کچھ ماہ تک تو لوگوں نے اسے برداشت کیا۔ مولوی لوگوں کو اکساتے تھے کہ یہ پروگرام نہ سنیں یہ لوگ اچھے نہیں۔ لیکن لوگ جواباً کہتے کہ ہم نے تو احمدیوں سے قرآن وحدیث کے سوا کچھ نہیں سنا۔ لیکن تم لوگ صرف گالیاں دیتے ہو۔ آخر مولوی چیفڈم لیول پر پولیس کے پاس گئے۔ پولیس آفیسر نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کو بلایا۔ باتیں سنیں اور کہا کہ احمدی لوگ اپنی تبلیغ جاری رکھیں کوئی ان کو روک نہیں سکتا۔ اور اب صورت حال یہ ہے کہ خود غیر احمدی لوگوں نے مل کر ہمارے مخالف ڈسٹرکٹ امام کو معطل کر دیا ہے کہ یہ شخص سوائے گالی گلوچ کے کچھ نہیں بولتا۔ یہ ہمارا امام نہیں ہوسکتا۔ لیکن جماعت کی تبلیغ اللہ کے فضل سے ہر جمعرات کو ریڈیو پر ہوتی ہے۔

۞......مکرم امیر صاحب لائبیریا 2004ء کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ گزشتہ برس 'منروویا' کے ایک اہم علاقہ میں سکول کے لئے جگہ خریدی جس کی قیمت پچاس ہزار امریکن ڈالر تھی۔ وکیل کے توسط سے ساری کارروائی ہوئی اور جگہ جماعت کے نام رجسٹر ہوگئی۔ چند روز کے بعد کورٹ سے سمن موصول ہوا جس کی بنیاد اس بات پر بھی تھی کہ جس شخص نے یہ جگہ ہمیں دی ہے وہ اس بات کا مجاز نہیں ہے اور اس فیملی کے دوسرے افراد نے اس کے خلاف مقدمہ جاری کروایا ہے۔ بڑی پریشانی ہوئی کہ جماعت کی اتنی بڑی رقم لگی ہے اور ہمارا سکول ایک لمبے عرصہ کے بعد اپنی ذاتی جگہ منتقل ہوا ہے۔ یہ بھی سننے میں آیا کہ جس جج کے پاس مقدمہ تھا اس کو مخالف پارٹی نے بڑی رقم دے کر خرید لیا ہے۔ حضور انور کی خدمت میں ساری صورت حال لکھ کر دعا کے لئے لکھا گیا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ جج بدل گیا اور نیا جج جو آیا ایک دن بیمار ہو کر ہمارے کلینک میں آیا۔ اس نے ڈاکٹر صاحب سے ذکر کیا کہ میری ٹیبل پر آپ کے مشن کی ایک فائل ہے جو مَیں نے پڑھی ہے۔ خواہ مخواہ آپ کو پریشان کیا جارہا ہے۔ اپنے وکیل کو کہیں کہ کیس Follow Up کرے۔ مَیں عارضی طور پر اس کورٹ میں ہوں۔

ایک روز مخالف پارٹی کے کچھ افراد خاکسار کے پاس مشن ہاؤس میں آئے جو ایک مصیبت میں گرفتار تھے۔ مجھ سے مدد کی درخواست کی اور کہا کہ ہم مشن کے خلاف مقدمہ واپس لے لیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے خود عدالت میں بیان دیا کہ وہ یہ مقدمہ واپس لے رہے ہیں اور آئندہ کبھی اس پراپرٹی کے بارہ میں جماعت سے تنازعہ نہیں کریں گے۔ یہ مقدمہ مذکورہ بالا جج کے ہاتھوں فیصلہ پا کر خارج ہوگیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے خود اپنے فضل سے تمام مخالف حالات کو ہمارے حق میں پھیر دیا اور بہت بڑی پریشانی سے نجات بخشی۔ الحمدللہ۔

(باقی آئندہ)

نماز کے بعد دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا کہ نماز کے بعد دعا کرنا یہ سنت اسلام ہے یا نہیں؟

فرمایا: ہم انکار نہیں کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ہوگی۔ مگر ساری نماز دعا ہی ہے اور آج کل دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نماز کو جلدی جلدی ادا کر کے گلے سے اتارتے ہیں۔ پھر دعاؤں میں اس کے بعد اس قدر خشوع خضوع کرتے ہیں کہ جس کی حد نہیں اور اتنی دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں کہ مسافر دو میل تک نکل جاوے۔ بعض لوگ اس سے تنگ بھی آجاتے ہیں۔ تو یہ بات معیوب ہے۔ خشوع خضوع اصل جزو تو نماز کی ہے وہ اس میں نہیں کیا جاتا اور نہ اس میں دعا مانگتے ہیں۔ اس طرح سے وہ لوگ نماز کو منسوخ کرتے ہیں۔ انسان نماز کے اندر ہی ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگ سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ264-265۔جدید ایڈیشن)

سُنّت صحیحہ معلوم کرنے کا طریق

جب اسلام کے فرقوں میں اختلاف ہے تو سنت صحیحہ کیسے معلوم ہو؟ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

قرآن شریف، احادیث اور ایک قوم کے تقویٰ طہارت اور سنّت کو جب ملایا جاوے تو پھر پتہ لگ جاتا ہے کہ اصل سنت کیا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ265۔جدید ایڈیشن)

تمام قارئین الفضل انٹرنیشنل کو نیا سال مبارک ہو

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات ،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر125

اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر (3)

گزشتہ قسط میں ہم نے اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر میں ردّ عیسائیت کے بعض پروگراموں کا حال اور ان کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا تھا۔ نیز ان کے بڑے پیمانے پر سراہے جانے کا ذکر کیا تھا۔ کسی نے کہا کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملہ کر کے یہ سمجھا تھا کہ کوئی عربی چینل اس کے جواب کی اجازت نہیں دے گا لیکن ان کی توقع کے خلاف MTA میدان میں آ گیا۔ بہت سے مسلمانوں نے لکھا کہ یہ پروگرام دیکھ کر ان کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے۔ کسی نے کہا کہ خدا کی قسم آپ ہماری مدد کو آئے ہیں۔ اللہ آپ کی مدد اور رہنمائی فرمائے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ذریعہ سے عرب دنیا میں احمدیت کا بڑا تعارف ہوا ہے۔ عیسائی پادری زکریا بطرس نے تو اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کے راستے کھول دیئے ہیں۔ ان پروگراموں کے بارہ میں مزید تفصیلات درج کرنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کی بے شمار آراء میں سے کچھ یہاں نقل کر دی جائیں۔

پادریوں کی آراء

۞......مصری پادری **عبد المسیح بسیط** نے ایک پروگرام میں کہا:

''مَیں آپ کو بین المذاہب بات چیت پر مبنی غیر جانبدارانہ پروگرام پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کاش کہ بین المذاہب بحث ومباحثہ پر مبنی دیگر چینلز بھی آپ کے اس پروگرام کے اسلوب کو اپنا لیں''۔

۞......ایک لبنانی پادری میخائیل نے 6 دسمبر 2007ء کے پروگرام میں کہا کہ:

''مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ مجھے وہ چیز مل گئی جس کی مجھے تلاش تھی۔ آپ قرآن پر اعتراض سننے کے لئے بھی تیار ہیں اور زکریا بطرس کی بات کا بھی جواب دیتے ہیں۔ مَیں اس پروگرام کے شروع کرنے پر آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کاش مسلمانوں کے شیعہ وسنی فرقے بھی اگر آپ کے نقش پر چلیں اور آپ کے اسلوب کو اپنا لیں تو ساری دنیا امن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے۔ کاش کہ سارے مسلمان احمدی بن جائیں''۔

۞......بیت المقدس کے پادری حنا رشاوی صاحب نے 8 ستمبر 2007ء میں کہا کہ:

''آپ کے پروگرام میں ایک طرح کی ڈیموکریسی اور رواداری ہے کیونکہ آپ عیسائیوں کے تمام فرقوں کو باوجود انکے آپس کے چھوٹے بڑے اختلافات کے اپنے پروگرام میں بات کرنے کا موقعہ دیتے ہیں''۔

مسلمان منصفین کی آراء

۞......زکریا بطرس کا تعلق مصر کے آرتھوڈکس چرچ سے ہے اور عرب ملکوں میں سے مصر ہی وہ واحد ملک ہے جس میں عیسائیوں کا اس طرح کا مرکز موجود ہے۔ اس لئے اس مصری پادری کے حملہ کا سب سے زیادہ اثر مصر کے مسلمانوں پر تھا اور جب اس کا جواب MTA نے دیا تو اس قدم کی پسندیدگی پر مشتمل سب سے زیادہ فون کالز اور ای میل بھی مصر سے ہی موصول ہوئے۔ ان میں سے بعض کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

عمومی پسندیدگی پر مبنی تبصرے

۞......الحاج ابراہیم صاحب نے مصر سے 5 مئی 2007ء کے پروگرام میں کہا:

''آپ نے اس خوبصورت پروگرام کے ذریعہ مسلمانوں کا جھنڈا کل عالم میں بلند کر دیا ہے۔ ہم نے لاکھ کوشش کی کہ اسلام کے دفاع کے لئے کوئی سامنے آئے، لیکن آپ کے سوا کوئی نہ آیا۔ مَیں آپ کا، اس پروگرام کے شروع کرنے والوں کا شکرگزار ہوں''۔

۞......**عبد الحی محمّد فتحی صاحب** نے مصر سے لکھا:

''مَیں اس چینل کے منتظمین کو مبارکباد اور سلام پیش کرتا ہوں جو نائل 7 پر اسلام کا دفاع اور زکریا بطرس کے افتراءات کا جواب دے رہا ہے اور اس کام میں اپنے خاص اسلوب کی بنا پر سب پر سبقت لے گیا ہے۔ میرا ایک دوست آپ کے چینل کا عاشق ہے۔ اسی نے ہی مجھے اس کے بارہ میں بتایا اور جب مَیں نے دیکھنا شروع کیا تو خود بھی اس کی طرف کھنچتا چلا گیا''۔

۞......محمد حسن ابراہیم صاحب آف مصر نے مصطفیٰ ثابت صاحب کو مخاطب کر کے لکھا:

''مجھے آپ سے محبت ہے کیونکہ آپ ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے زکریا بطرس کے افتراءات کا جواب دیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا ٹی وی چینل نائل 7 پر سب سے بہترین چینل ہے۔ آپ نے سب کے لئے بحث مباحثہ کا دروازہ کھولا ہے حتی کہ عیسائیوں کو بھی شامل کیا ہے جو آپ کی مضبوطی اور خود اعتمادی پر دلالت کرتا ہے''۔

۞......مکرم ابراہیم خلیل علی صاحب آف مصر نے مصطفیٰ ثابت صاحب کو مخاطب کر کے لکھا:

''مَیں زکریا بطرس کے پروگرام دیکھا کرتا تھا اور نہایت درجہ پسپائی کا شکار ہو جاتا تھا اور میرا بلڈ پریشر بہت بڑھ جاتا تھا۔ لیکن اس شخص کے پروگراموں کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ مَیں نے اناجیل کا مطالعہ کیا اور دینی علوم حاصل کرنے لگا۔ آپ کے پروگرامز ہمارے سینوں کے زخموں کی شفا لے کر آئے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ جب تاریکی پھیل جائے تب انسان کو نور کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور جب انسان دکھ اور آلام کے لمبے دور سے گزرے تب اسے راحت وسکون کی صحیح قدر ہوتی ہے''۔

۞......مکرم ابراہیم خلیل صاحب نے ہی مورخہ 12/ جولائی 2007ء کو اپنے خط میں لکھا:

''ہم شروع سے ہی MTA میں اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کا پروگرام بہت شوق سے دیکھتے آرہے ہیں۔ مَیں اس کا اس قدر اہتمام کرتا ہوں کہ ہر مہینے کے ابتدائی جمعرات، جمعہ اور ہفتے کے دن اپنے کام کو چھوڑ کر اس شاندار پروگرام کا بڑی دلچسپی سے مشاہدہ کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تائید ونصرت فرمائے''۔

۞......حمدی فوزی السید صاحب نے مصر سے لکھا:

''مفید معلومات پر مبنی پروگرام پیش کرنے پر مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کی آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ اے برادران آپ نے ہمارے رسول کریمؐ کا دفاع کر کے ہمارے سینے ٹھنڈے کر دیئے ہیں''۔

۞......**محمد مصیلحی موسیٰ صاحب** نے مصر سے لکھا:

''مَیں بہت خوش ہوں اور MTA پر پادری زکریا بطرس کے ردّ میں پروگرام نشر کرنے پر میری حقیقی خوشی کو صرف میرا خدا ہی جانتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پادری جیسے تمام لوگوں کو جواب دینے کی توفیق عطا فرمائے جو اسلام پر گند اچھال رہے ہیں''۔

۞......احمد زکریا احمد عفیفی نے مصر سے لکھا:

''اسلام اور مسلمانوں کی آپ جو مدد ونصرت کر رہے ہیں واقعی عظیم الشان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے اخلاص میں برکت دے اور دشمن کے بالمقابل آپ کی مدد فرمائے، اور ان کے شر سے محفوظ رکھے اور خدمت کے مزید مواقع عطا فرمائے، آمین''۔

۞......مکرم عبد الوہاب محمد حسین صاحب آف مصر لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے اور آپ جیسے لوگ بکثرت پیدا کرے۔ اللہ تعالی خود دین اسلام کی حفاظت فرمائے جس پر مغرب کی طرف سے گمراہی و ضلالت سے بھرپور نت نئے حملے کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالی ہمیں ان سے نجات عطا فرمائے اور آپ کو عزت دے اور مخالفین کے مقابل پر وہ خود آپ کی مدد فرمائے خصوصًا پادری زکریا پطرس کے خطرناک حملے کے بالمقابل جس کا آپ نے خاص طور پر بڑی ہمت اور قوت اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے''۔

۞......مکرم **ایہاب خیری تَہَامی** صاحب آف مصر لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو، آپ کو برکتوں اور فضلوں اور مزید علوم سے نوازے، اسلام کے حقیقی مدافع بنا دے اور بہتوں کی ہدایت کے موجب بنا دے۔ مَیں ایک عرصے سے موازنہ مذاہب، اسلام کے دفاع اور اعجاز قرآن جیسے مضامین میں دلچسپی رکھتا ہوں۔ الحیاۃ چینل کو باقاعدہ دیکھتا تھا اور اس کے جواب میں ادھر ادھر سے اناپ شناپ مواد جمع کیا کرتا تھا۔ اب ایک ہفتہ قبل (مئی 2007ء کی بات ہے) مَیں نے جماعت احمدیہ کا چینل دیکھا۔ افسوس ہے کہ مجھے پہلے اس کا علم نہیں تھا۔ مَیں نے آپ کو اسلام کے دفاع میں منفرد اسلوب کے ساتھ عظیم کام کرنے والے پایا۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمْ۔ آپ سے مزید علمی معجزات کی توقع ہے''۔

سر فخر سے بلند کر دیا

۞......اسماعیل منصوری صاحب نے لکھا:

''مَیں MTA پر نشر ہونے والے مصطفیٰ ثابت صاحب کے پروگرام اور خصوصی طور پر اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کے اجراء پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ نے ان پروگراموں کی وجہ سے ہمارا سر فخر سے بلند کر دیا ہے اور زکریا بطرس کو جو آپ نے جواب دیا ہے اس نے مسلمانوں کے دل خوش کر دیئے ہیں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ آپ کے علاوہ اور کوئی بھی اس شخص کی بدزبانیوں کا جواب نہیں دیتا حتی کہ باوجود اس پادری کے چیلنج کرنے کے بڑے بڑے مشائخ چپ سادھے بیٹھے ہیں۔ میں نے خود کئی ایسے مشائخ سے رابطہ کیا ہے لیکن کسی نے کوئی مثبت جواب نہیں دیا۔ شاید دیگر مشائخ اس پادری کے چیلنج کا جواب دینے سے ہی قاصر ہیں اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے''۔

بچے فخر سے پھر مسکرانے لگے ہیں

۞......الأزہر کے شیخ عبد السلام محمد جو بائبل کے علوم کے ماہر ہیں کہتے ہیں کہ:

''مَیں اس کامیاب پروگرام پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پروگرام بہت کامیاب، گفتگو نہایت اعلیٰ پائے کی، انداز بیان نہایت مہذب ہے۔ اللہ تعالی آپ کو خوشیاں دکھائے اور بہت عزت دے کیونکہ آپ نے دین اسلام کے خلاف شبہات کا ردّ کر کے ہمارے دلوں کو خوش کر دیا ہے۔ ہمارے بچے بچیاں خوشی اور فخر سے ایک بار پھر مسکرانے لگے ہیں''۔

پھر لکھتے ہیں کہ:

''افسوس کہ دوسرے عربی چینل نہایت علمی اور فکری پستی کا شکار ہیں۔ رسوائی اور خوف نے انہیں گھیرا ہوا ہے۔ ان کا سارا اسلام فروعی مسائل داڑھی اور نقاب، اور جن بھوت اور رجادو ٹونے جیسے موضوعات میں رہ گیا ہے۔ اس بارہ میں یہ لوگ ایک دوسرے کے موقف کے برعکس فتوے دیتے اور امت کو مزید بانٹتے ہیں۔ کاش وہ بھی آپ کے نقش قدم پر چلتے''۔

۞......مکرم عبد الوہاب صاحب مصر سے ایک اور خط میں لکھتے ہیں:۔

''خدا کی قسم، آپ لوگ خدا کے وہ مخلص سپاہی ہیں جو خدا کی خاطر کسی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ ہمارے علماء جو آپ لوگوں کو دین کی حمایت میں پادری زکریا جیسے خطرناک اژدہا اور مسیح الدجال کا مقابلہ کرتے دیکھ رہے ہیں، مگر خود وہ اس فاجر کو جواب دینے سے قاصر ہیں اور بے جا بہانے بناتے ہیں۔ ان پر افسوس ہے۔ کاش کہ وہ لوگ اسلام کی حمایت میں آپ کے نقش قدم پر چلتے اور آپ کی تکفیر میں وقت ضائع کرنے کی بجائے دشمن کا مقابلہ کرتے۔ خاص طور پر جبکہ آپ لوگ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہیں اور

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو مانتے ہیں۔

آپ نے وہ کام کردکھایا جوکوئی نہ کرسکا

۞......مکرم صابر الفیتوری صاحب ایک آرٹیکل میں لکھتے ہیں۔

جارج برناڈ شا کہتا ہے:۔ ’’کتاب مقدس کو الماری میں رکھ کر اسے تالا لگا دینا چاہئے‘‘۔ کچھ عرصہ قبل ایک عیسائی عربی چینل "الحیاۃ" پر پادری زکریا بطرس نے ایک پروگرام اَسْئِلَہْ عَنِ الْاِیْمَان کے نام سے شروع کیا جس میں اس نے بعض پرانی تفاسیر کو (جنہیں بعض جاہل مولوی پکڑے بیٹھے ہیں) بنیاد بنا کر اسلام پر مختلف قسم کے اعتراضات کا سلسلہ شروع کیا اور کہا کہ اس میں بہت سی بعید از عقل باتیں ہیں اور باہمی تضادات بھی ہیں۔ اس پر عرب دنیا میں بہت شور اٹھا خاص طور پر اس وقت جبکہ جامعہ ازہر نے یہ اعلان کیا کہ ان کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح بعض دیگر مذہبی تنظیموں نے بھی حیلے بہانے بنا کر جواب دینے سے گریز کیا۔

دوسری طرف اسلام پر حملے اپنی شدت کی انتہا کو پہنچ گئے۔ تب ایک اور چینل رونما ہوا جو جماعت احمدیہ کی ملکیت ہے۔ اس چینل نے اسلام پر کئے جانے والے تمام اعتراضات اور تمسخر کا جواب اپنے ایک پروگرام اَجْوِبَہْ عَنِ الْاِیْمَان میں دینا شروع کیا۔ پھر اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر میں تورات وانجیل کے غیر الہامی ہونے اور ان کے تحریف کا شکار ہونے کے بارہ میں بھی بحث کی گئی۔ اس پروگرام میں عیسائیوں کو بھی آزادی سے کھل کر جواب دینے کا موقع دیا جاتا ہے۔ تاہم وہ جواب دینے سے قاصر رہے۔ بعض پادریوں نے یہ بھی اعتراف کیا کہ تورات وانجیل میں تحریف ہوچکی ہے۔ اس پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر نے گفت وشنید کے ذریعہ وہ کام کردکھایا جسے انجام دینے سے وہ تمام مذہبی جماعتیں قاصر رہیں جو اسلام کی تبلیغی جماعتیں ہونے کا دعوی کرتی ہیں‘‘۔

ناقابل بیان تسکین

۞......انجینئر علی فَرَجُ اللّٰہ صاحب مصر سے لکھتے ہیں:

’’آج کل اسلام کے خلاف کئی قسم کے واقعات ہو رہے ہیں جن میں ڈنمارک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور یورپ کے اسلام کے خلاف الزامات اور جھوٹا پروپیگنڈہ اور امریکی صدر کی طعن وتشنیع شامل ہیں، اور اب پادری زکریا بطرس کا اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ۔ لیکن علماء میں سے کوئی بھی اس کا جواب نہیں دے رہا۔ اس وجہ سے عامّۃ الناس مظاہروں اور توڑ پھوڑ اور قتل وغارت کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ چونکہ علماء نے اپنا کردار ادا نہیں کیا اس لئے عام لوگ محسوس کررہے ہیں کہ انہیں ایک کے بعد دوسرا زخم لگایا جارہا ہے۔

اتفاق سے ایک بار ایک عیسائی سے میری ملاقات ہوئی۔ دورانِ گفتگو اس نے کہا کہ تم تو وہی باتیں کہہ رہے ہو جو MTA پر کہی جاتی ہیں۔ مَیں نے کہا کہ مجھے تو اس چینل کے بارہ میں کچھ علم نہیں۔ پھر گھر آ کر مَیں نے اس چینل کو تلاش کیا۔ اس وقت اس پر اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کا پروگرام چل رہا تھا جسے سن کر مجھے ایسی تسکین ملی جس کا بیان کرنا ممکن نہیں‘‘۔

مسلمانوں کے لئے آسمانی مدد

۞......محمد عبدالرؤف محمد، ناظم بلدیۃ العریش، مصر لکھتے ہیں:

’’ایک روز میرے ایک دوست نے بتایا کہ ایک پادری ٹی وی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا اور گالیاں دیتا ہے جس سے سب کو بہت دکھ ہوا۔ ایک روز جب کہ میں مختلف چینلز ڈھونڈ رہا تھا تو اچانک MTA مل گیا جس پر مصطفیٰ ثابت صاحب بات کر رہے تھے۔ ان کا چہرہ چاند کی طرح روشن تھا۔ ان کے ساتھ پروگرام میں موجود دیگر حاضرین کے جوابات نے میری آنکھیں کھول دیں۔ میں دعائیں کیا کرتا تھا کہ موت سے قبل ایسے لوگوں کو دیکھ سکوں جو دین کی نصرت کا فریضہ سرانجام دینے والے ہوں۔ اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کے شرکاء دین اسلام اور مسلمانوں کیلئے آسمانی مدد بن کر آئے ہیں۔

اس پروگرام کے شروع ہونے سے قبل میں دو نفل ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شرکاء پروگرام کو حاسدوں کے شر سے محفوظ رکھے‘‘۔

مَیں نے اس سے قبل کوئی شخص نہیں دیکھا جس کا ایمان اور علم اور جس کا عام فہم سادہ طرز بیان ان شرکائے پروگرام جیسا ہو۔

تمام امور درست کردیئے

۞......عبدالوہاب دندش۔ مصر سے لکھتے ہیں:

میرے بھائیو اور روئے زمین پر سب سے اچھی اور خوبصورت گفتگو کرنے اور پروگرام چلانے والو، اللہ آپ کو لمبی عمر دے اور آپ کی رہنمائی فرمائے اور دشمنوں کے مقابل پر آپ کی نصرت فرمائے۔ آپ کا چینل دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور آپ کے منفرد پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر سے میرا دل خوشی سے بھر گیا ہے۔ اس پروگرام نے تمام امور درست کردیئے ہیں اور عیسائیوں کو اپنی حد میں رہنے پر مجبور کردیا ہے۔ قبل ازیں ہمارے دل مایوسی کے قریب پہنچ گئے تھے کیونکہ ہمارے علماء اس چینل کے بارہ میں بات کرتے ہوئے جھجکتے تھے اور اس پر جو کچھ کہا جاتا ہے اسے توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں گویا یہاں پر کسی اور مذہب کے بارہ میں بات کی جارہی ہو۔ میں نے آپ کے بارہ میں بہت کچھ پڑھا اور سنا ہے اور میرا خیال ہے کہ میں اب آپ لوگوں کا پوری طرح ادب واحترام کرنے لگا ہوں۔ جب میں آپ کے بارہ میں بات کرتا ہوں تو بعض لوگ میری مخالفت کرتے ہیں اور مجھے کافر کہہ دیتے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ اگر واقعتاً احمدی اس مہدی کے پیروکار ہیں جس کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے تو پھر ان کی مخالفت کرکے ہم تو بہت بڑے گھاٹے اور نقصان میں پڑنے والے ہوجائیں گے اور قیامت کے دن ہمارے حصہ میں سوائے ندامت کے کچھ نہ آئے گا۔ لیکن اس روز ندامت بھی کسی کام نہ آئے گی‘‘۔

آپ ہی حقیقی مسلمان ہیں

۞......محمد حسین صاحب نے مصر سے دوران پروگرام (بتاریخ 6؍دسمبر 2007ء) الحوار المباشر میں فون کے ذریعہ کہا:

’’میں مصر کے زمیندار طبقہ کا ایک عام سا آدمی ہوں۔ میرا تعلق مصر کے علاقہ الصعید سے ہے۔ مَیں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صحیح اسلام آپ کے ذریعہ پھیلا ہے۔ آپ لوگ ہی ہیں جنہوں نے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے۔ ہاں آپ لوگ ہی ہیں جن کے بارہ میں قرآن کریم میں آیا ہے کہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوْا اللّٰہَ عَلَیْہِ (الاحزاب:24)۔ مجسم فسق چینل کے خلاف مسلمانوں کی مدد کو صرف آپ ہی آئے اور اسلام کا جھنڈا اونچا کر کے دکھا دیا۔ اس اسلام دشمن چینل کھلنے پر مجھے تو کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا کہ کیا کروں؟ بالآخر مَیں نے جامعۃ الأزہر کو لکھا اور اپنے علماء سے کہا، لیکن سوائے آپ کے کسی کو میدان میں آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ مَیں اپنے دل کی گہرائیوں سے اللہ کے حضور آپ لوگوں کے لئے دعا گو ہوں۔ آپ احمدی کہلائیں یا محمدی میرے نزدیک آپ ہی حقیقی مسلمان ہیں جنہوں نے اسلام کا جھنڈا سربلند کیا ہے اور اسلام کی نصرت کے لئے کمربستہ ہوگئے ہیں۔ اللہ آپ کو نوروں سے مالامال کردے اور یہ جو کام آپ کررہے ہیں اس کو آپ کی نیکیوں میں لکھ لے۔

مَیں آپ کے اس پروگرام کے موضوع پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا کیونکہ آپ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں وہ نہ صرف ہر سنّی اور شیعہ کے کلام سے بالاتر ہے بلکہ زمین پر موجود ہر فرقہ اور مذہب کی باتوں سے افضل ہے‘‘۔

سیف کا کام قلم سے

۞......محمود توفیق صاحب مصر سے لکھتے ہیں:

’’ہم پہلے کاغذ سے بنی تلواروں کے ساتھ اسلام کے دفاع کی جنگ کررہے تھے۔ لیکن اب آپ کی بدولت اسلام اور مسلمانوں کے ہاتھ میں حقیقی تلوار بھی ہے اور ذِرع بھی۔ یعنی اب مسلمانوں کے پاس دفاع کی بھی طاقت آگئی ہے اور ہر حملہ سے بچنے کا سامان بھی میسر ہے‘‘۔

پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کے یہ نتائج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور آپ کی حجت وبرہان کے استعمال کرنے سے سامنے آئے ہیں۔ محمود توفیق صاحب کا یہ تبصرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر یاد دلاتا ہے کہ:

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجّت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

(باقی آئندہ)

۞۞۞۞۞۞۞

کیوں تم سے خدا ناراض ہوا

کیوں تم سے خدا ناراض ہوا ، وہ کونسی نعمت ٹھکرائی
کس ڈھال کا سایہ ٹھکرایا ، ہوتی ہے تمہیں کیوں پسپائی
اے میرے وطن کے فلسفیو! دانشمندو! قانون گرو!
کیوں قوم تمہاری نرغے میں آفات و مصائب کے آئی
کچھ بات تو ہے کہ جس کے سبب آفات تمہاری تاک میں ہیں
ناسور یہ دہشت گردی کا سیلاب ، زلازل ، مہنگائی
وہ قوم جو اُس کے بھیجے کی تکفیر کرے ، تکذیب کرے
اُس قوم کے حصے اللہ نے لکھی ہے ازل سے رُسوائی
انجام بُرا اُتنا ہی ہوا جنہیں ڈھیل زیادہ جتنی ملی
یہ ایک حقیقت ہے جو کہ قرآن نے واضح بتلائی
وہ لوگ جنہوں نے سوچا تھا کشکول تھما دیں گے ہم کو
تقدیرِ خدا نے اُن کو ہی در در کی بھیک ہے منگوائی
ہر دور کے ہر فرعون کو وہ نابود بالآخر کرتا ہے
یہ ایک الٰہی سنت ہے ، ہر دور میں اُس نے دُہرائی
ہر بار خدائے قادر نے گلزار میں بدلا ہے اُس کو
نمرود کے چیلوں نے جس وقت بھی حسد کی آتش بھڑکائی
جس دل میں اترتے ہوں دریا اُس دل کو تو اہلِ دل سمجھیں
پر چاہ کے مینڈک کیا جانیں اس بحرِ وفا کی گہرائی
وہ قدر کی آخر رات بنی پُر نور سویرا جس سے ہوا
ظلمات کے گھپ اندھیرے میں وہ رات جو نوروں نہلائی
سب حیلے حربے دشمن کے ہتھیارِ دعا سے ٹوٹیں گے
یہ بات ہمارے مرشد نے اک بار ہمیں پھر سمجھائی
یہ قتل گہیں، یہ دارو رسن یہ زنجیر و زندان ظفر
سب ٹوٹ گریں گے پل بھر میں جب وقت نے لے لی انگڑائی

(مبارک احمد ظفر۔لندن)

خطبہ جمعہ

شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے اندوہناک اور دردناک واقعہ کی حقیقت کا صحیح ادراک وہی کرسکتا ہے جوظلموں کی چکّی میں پیسا جارہا ہو۔ آج اس زمانہ میں جماعت احمدیہ سے زیادہ کون واقعہ کربلا کا احاطہ اور تصور کرسکتا ہے۔

حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے دردناک واقعہ کی لرزہ خیز تفصیلات کا تذکرہ

حضرت امام حسینؓ کی قربانی ہمیں بہت سے سبق دیتی ہے۔آپ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے حق کو قائم فرمادیا۔

اگر محرم کا مہینہ ہمیں کوئی سبق دیتا ہے تو یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر ہمیشہ درود بھیجتے رہیں۔ زمانے کے امام کے مقاصد کے حصول میں درود، دعاؤں اور اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور یزیدی صفت لوگوں کے سامنے استقامت دکھاتے ہوئے ہمیشہ ڈٹے رہیں۔

دعاؤں کی قبولیت کے لئے درود شریف بہت اہم چیز ہے۔ہمیں عموماً درود کی طرف متوجہ رہنا چاہئے اور اس مہینے میں خاص طور پر اس طرف توجہ رکھنی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کی نظر میں حضرت امام حسینؓ کے مقام کا تذکرہ

(مکرم مہدی ٹپانی صاحب آف زمبابوے ،مکرم ڈاکٹر الحاج ابوبکر گائی صاحب منسٹر آف ہیلتھ (گیمبیا)اور
مکرمہ عزت النساء صاحبہ آف بنگلہ دیش کی وفات اور ان کی خوبیوں کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 10/دسمبر 2010ء بمطابق 10/فتح 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک شعر ہے کہ ؎

وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی ستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو

یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی نظم کا شعر ہے جس میں جماعت کو صبر اور حوصلہ اور استقامت کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ نظم آپ نے 1935 میں کہی تھی جب جماعت پر شورشوں کا زور تھا۔ بہرحال اس وقت مَیں اس نظم کے حوالے سے تو مضمون نہیں بیان کررہا۔ اس شعر کے حوالے سے بات کروں گا۔ اس شعر سے اسلام کی تاریخ کا ایک دردناک اور ظلم کی انتہا کا واقعہ ہر مسلمان کی نظر میں آتا ہے۔ لیکن اس اندوہناک اور دردناک واقعہ کی حقیقت کا صحیح ادراک وہی کرسکتا ہے جو ظلموں کی چکّی میں پیسا جا رہا ہو۔ اس واقعہ پر ہمدردی اور غم اور افسوس کا اظہار تو بے شک ہر مسلمان کرتا ہے اور شیعہ صاحبان ہر سال محرم کے مہینے میں اس کا اظہار بھی اپنے طریقے کے مطابق کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور گو اس میں ہمارے نزدیک غلوّ کی حد تک بھی چلے جاتے ہیں لیکن بہرحال ان کا ایک اپنا اظہار ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اس ظلم کی حقیقت کو وہی سمجھ سکتا ہے جو ظلموں میں سے گزر رہا ہو اور آج اس زمانہ میں جماعت احمدیہ سے زیادہ کون واقعہ کربلا کا احاطہ اور تصور کرسکتا ہے۔ اس لئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں۔ یہ دونوں فریق کون تھے؟ یہ دونوں کلمہ لَااِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه پڑھنے والے تھے یا پڑھنے کا دعویٰ کرنے والے تھے۔ لیکن ایک کلمہ کی حقیقت کو جانتے ہوئے مظلوم بنا اور دوسرا کلمہ کا پاس نہ کرتے ہوئے ظالم بنا۔ واقعہ کربلا بھی جس میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ، آپ کے خاندان کے افراد اور چند ساتھیوں کو ظالمانہ طور پر شہید کیا گیا، اصل میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کے واقعے کا ہی ایک تسلسل ہے۔ جب تقویٰ میں کمی ہونی شروع ہوجائے، ذاتی مفادات اجتماعی مفادات پر حاوی ہونا شروع ہوجائیں، دنیا دین پر مقدم ہوجائے تو پھر یہی کچھ ہوتا ہے کہ ظلم و بربریت کی انتہا کی جاتی ہے۔

اللہ والوں کا اللہ کے نام پر ہی خون بہایا جاتا ہے۔ یہ کتنی بدنصیبی ہے کہ کلمہ گو ہی کلمہ گوؤں کو ظلم وتعدّی کا نشانہ بنا رہے ہوں، زیادتیوں اور دکھوں کا نشانہ بنا رہے ہوں حتیٰ کہ معصوموں کا خون، بچوں کا خون بہانے سے بھی گریز نہ کیا جا رہا ہو۔ خدا کے اور رسول کے نام پر خدا اور رسول پر جان، مال اور عزت قربان کرنے والوں کو دکھوں، تکلیفوں اور مصائب کا نشانہ بنایا جارہا ہو۔ اس سے بڑھ کر ان لوگوں کی کیا بدنصیبی ہوسکتی ہے؟ جو خدا اور رسول کے نام پر ظلموں کا بازار گرم کرتے ہوئے یہ ظلم کر رہے ہوتے ہیں یا ظلموں کا یہ بازار گرم کرتے ہیں، قرآنِ کریم ایسے لوگوں کی بدحالت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (النساء: 94) اور جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کردے تو اس کی سزا جہنم ہوگی وہ اس میں لمبے عرصے تک رہتا چلا جائے گا اور اللہ کا غضب اس پر نازل ہوگا اور اُسے اپنی جناب سے اللہ دور کردے گا، اپنے سے دور ہٹادے گا۔ یعنی لعنت برسائے گا اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لئے ناراضگی کی انتہا کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ پھر یہ نہیں کہ جہنم میں ڈالا جائے گا بلکہ لمبے عرصے تک جہنم اس کا ٹھکانہ ہے اور پھر اللہ کا غضب اس پر برستا رہے گا اور اللہ کی لعنت کا مورد بنتا رہے گا۔ یہ جہنم، یہ اللہ کا غضب، یہ اللہ تعالیٰ کی لعنت، یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ بہت بڑا عذاب ہے۔ یہ عذابِ عظیم ہے۔ اس سے زیادہ بڑی بدنصیبی اور کیا ہوسکتی ہے کہ کلمہ گو ہونے کے باوجود ایک شخص جہنم کی آگ میں پڑ کر مسلسل اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت اور بہت بڑے عذاب میں گرفتار ہو۔ پس جو اپنے مفادات اور دنیاوی ہوا و ہوس کے لئے ایسے ظالمانہ فعل کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی انتہائی ناراضگی کا موجب بن رہے ہوتے ہیں۔ اور مظلوم اس قتل کے نتیجے میں اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (سورة آل عمران آیت 170) کا اعزاز پاتے ہیں۔ وہ اپنے رب کے حضور زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ یہ سلوک اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندہ ہے اور اپنے رب سے جنتوں کا رزق پا رہا ہو، اس کے لئے اس سے بڑا اور کیا انعام ہوسکتا ہے۔ اور حضرت امام حسن اور امام حسین جو تھے ان کے بارہ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''وہ جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے''۔ (المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابه و من مناقب الحسن والحسین ابنی بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حدیث:4840)

اور ان دونوں کے لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بھی اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کرتے

تھے کہ اے اللہ! مَیں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب 104/000 حدیث:3782)

پس جو اس حد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے فیض پانے والا ہو اور پھر اُس پر یہ کہ شہادت کا رُتبہ بھی پا جائے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق جنت کے اعلیٰ رزقوں کا وارث بنتا ہے اور بنا۔ اور آپ کے قاتل یقیناً اللہ تعالیٰ کا غضب پانے والے ہوئے۔

یہ مہینہ یعنی محرّم کا مہینہ جس کے پہلے عشرے سے ہم گزر رہے ہیں، اس میں آج سے چودہ سو سال پہلے دس تاریخ کو ظالموں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پیارے کو شہید کیا تھا جس کی داستان سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان ظالموں کو یہ خیال نہ آیا کہ کس ہستی پر ہم تلوار اٹھانے جا رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا جب ایمان مفقود ہو جائے تو پھر سب جذبات اور احساسات مٹ جاتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا خوف ختم ہو جائے تو پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ کس بندے کا خدا تعالیٰ کی نظر میں یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں کیا مقام ہے؟ حضرت امام حسین کی شہادت کس طرح ہوئی اور اس کے بعد آپ کی نعشِ مبارک سے کیا سلوک کیا گیا؟ یہ واقعہ سُن کر انسان اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے کہ شاید ظاہر میں تو وہ لوگ کلمہ پڑھتے ہوں لیکن حقیقت میں انہیں خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانی قدروں کو قائم فرمانے آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگوں کے بھی کچھ اصول وضوابط بتائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآنِ کریم میں دشمنوں کے لئے انصاف اور حدّ اعتدال میں رہنے کی تلقین فرمائی۔ اور دشمن بھی ایسے دشمن جو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کے درپے تھے۔ ان سے بھی جنگ کی صورت میں ان کے قتل ہو جانے پر عربوں کے رواج کے مطابق جو مُثلہ اور لاشوں کی بے حرمتی کا رواج تھا، اس سے منع فرمایا۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد و السیر باب تأمیر الامام الامراء علی البعوث......حدیث نمبر 4522)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ان تمام بدعادات اور روایات کو ختم کرنے آئے تھے جن سے انسانی قدریں پامال ہوتی ہیں۔ آپؐ نے تو کفار سے بھی عفو اور نرمی کا سلوک فرمایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے اس پیارے رسول کے پیارے نواسے جس کے لئے آپؐ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تُو بھی اس سے محبت کرنا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جو میرے ان نواسوں سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے جنت میں جائے گا اور اسی طرح ناپسندیدگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے گا۔

(ماخوذ از المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ و من مناقب الحسن والحسین ابنی بنت رسول اللہ ﷺ حدیث:4838)

جن کو کسی سے صحیح عشق اور محبت ہو، وہ اس کے پیاروں کو بھی پیار ا رکھتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ایک طرف تو عشق کا دعویٰ ہو اور جو اُس معشوق کے محبوب، اُن کی اولادیں ہوں، اُن سے نفرت ہو۔ یا کسی سے عشق کا دعویٰ کر کے اُس کی زندگی میں تو اس کے پیاروں کو پیارا رکھا جائے لیکن آنکھیں بند ہوتے ہی پیاروں سے پیار کے دعوے دھرے کے دھرے رہ جائیں، سب کچھ ختم ہو جائے۔ یہ دنیاداروں کا طریق تو ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والوں کا نہیں۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی خلافت کے زمانے میں کہیں جا رہے تھے تو راستے میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے کو بچوں میں کھیلتے دیکھ کر کندھے پر بٹھا لیا اور پیار فرماتے ہوئے فرمایا: میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بہت پیارا تھا۔ اس لئے مَیں اس کو پیار کر رہا ہوں۔ (ماخوذ از اردو دائرہ معارف اسلامیہ زیر لفظ ''الحسن بن علیؓ جلد 8۔ صفحہ نمبر 251 دانشگاہ پنجاب لاہور۔2003ء)

تو یہ ہیں وفاؤں اور پیار کے قرینے اور سلیقے۔ لیکن کربلا میں آپ سے کیا سلوک ہوا؟ جس تعلیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اس کی پامالی کس طرح ہوئی؟ روایات میں آتا ہے کہ جب آپ کے لشکر پر دشمنوں نے غلبہ پا لیا تو آپؓ نے (حضرت امام حسین نے) اپنے گھوڑے کا رُخ فرات کی طرف (دریا کی طرف) کیا۔ ایک شخص نے کہا کہ ندی اور ان کے درمیان حائل ہو جاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے آپ کا راستہ روک لیا اور دریا تک نہ جانے دیا۔ اُس شخص نے آپ کو ایک تیر مارا جو آپ کی ٹھوڑی کے نیچے پیوست ہو گیا۔ راوی آپ کی جنگ کی حالت کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ عمامہ باندھے، وسمہ لگائے ہوئے پیدل اس طرح قتال کر رہے تھے، جنگ کر رہے تھے جیسے کوئی غضب کا شہسوار تیروں سے بچتے ہوئے حملہ کرتا ہے۔ مَیں نے شہادت سے قبل آپؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم! میرے بعد بندگانِ خدا میں سے تم کسی بھی ایسے بندے کو قتل نہیں کرو گے جس کے قتل پر میرے قتل سے زیادہ خدا تم سے ناراض ہو۔ واللہ مجھے تو یہ امید ہے کہ اللہ تمہیں ذلیل کر کے مجھ پر کرم کرے گا۔ پھر میرا انتقام تم سے اس طرح لے گا کہ تم حیران ہو جاؤ گے۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے مجھے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان جنگ کے سامان پیدا کر دے گا اور تمہارا خون بہایا جائے گا اور اللہ اس پر بھی راضی نہیں ہو گا یہاں تک کہ تمہارے لئے عذابِ الیم کو کئی گنا بڑھا دے۔

یہ مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو شہید کرنے کے بعد کس طرح سلوک کیا؟ کوفیوں نے خیموں کو لوٹنا شروع کر دیا حتّٰی کہ عورتوں کے سروں سے چادریں تک اتارنا شروع کر دیں۔ عمرو بن سعد نے منادی کی کہ کون کون اپنے گھوڑوں سے حضرت امام حسین کو پامال کرے گا؟ یہ سن کر دس سوار نکلے جنہوں نے اپنے گھوڑوں سے آپؓ کی نعش کو پامال کیا یہاں تک کہ آپ کے سینے اور پشت کو چُور چُور کر دیا۔ اس لڑائی میں حضرت امام حسینؓ کے جسم پر تیروں کے 45 زخم تھے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق تینتیس زخم نیزے کے اور تینتالیس زخم تلوار کے تھے اور تیروں کے زخم ان کے علاوہ تھے۔ اور پھر ظلم کی یہ انتہا ہوئی کہ حضرت امام حسینؓ کا سر کاٹ کر، جسم سے علیحدہ کر کے اگلے روز عبید اللہ بن زیاد گورنر کوفہ کے پاس بھیجا گیا اور گورنر نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر کوفہ میں نصب کر دیا۔ اس کے بعد زہر بن قیس کے ہاتھ یزید کے پاس سر بھیج دیا گیا۔

(ماخوذ از تاریخ الطبری جلد 6 صفحہ 243 تا 250۔ خلافۃ یزید بن معاویہ۔ دارالفکر بیروت 2002ء) (ماخوذ از تاریخ اسلام از اکبر شاہ خاں نجیب آبادی۔ صفحہ 51 تا 78۔ نفیس اکیڈیمی کراچی ایڈیشن 1998ء)

تو یہ سلوک تھا جو آپؓ کے شہید کرنے کے بعد آپؓ کی نعش سے کیا گیا۔ اس سے ظالمانہ سلوک اور کیا ہوسکتا ہے؟ آپ کی لاش کو کُچلا گیا۔ سر تن سے جدا کیا گیا۔ اس طرح لاش کی بے حرمتی شائد ہی کوئی خبیث ترین دشمن کسی دوسرے دشمن کی کرسکتا ہو، نہ کہ ایک کلمہ پڑھنے والا، اپنے آپ کو اس رسول سے منسوب کرنے والا جس نے انسانی قدروں کے قائم رکھنے کی اپنے ماننے والوں کو بڑی سختی سے تلقین فرمائی ہے۔ پس یقیناً اس عمل سے ایسا فعل کرنے والوں کی ہوس باطنی کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ لوگ دنیادار تھے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے تمام حدیں پھلانگ سکتے تھے اور انہوں نے پھلانگیں۔ دین سے اُن کا ذرہ بھی کوئی واسطہ نہیں تھا۔ ان کی دنیا داری کو ہی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محسوس کر کے یزید کی بیعت سے انکار کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''حضرت امام حسینؓ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتھ پر بیعت کروں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 580 مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا ''یزید پلید کی بیعت پر اکثر لوگوں کا اجماع ہو گیا تھا مگر امام حسین نے اور ان کی جماعت نے ایسے اجماع کو قبول نہیں کیا اور اس سے باہر رہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 178 خط بنام مولوی عبد الجبار مطبوعہ ربوہ)

لیکن بیعت نہ کرنے کے باوجود حضرت امام حسین نے صلح کی کوشش کی تھی اور جب آپ نے دیکھا کہ مسلمانوں کا خون بہنے کا خطرہ ہے تو اپنے ساتھیوں کو واپس بھیج دیا۔ انہوں نے کہا تم جو جا سکتے ہو مجھے چھوڑ کر جاؤ۔ اب یہ اور حالات ہیں۔ جو چند ایک آپ کے ساتھ رہنے پر مصر تھے وہ تقریباً تیس چالیس کے قریب تھے یا آپ کے خاندان کے افراد تھے جو ساتھ رہے۔ پھر آپ نے یزید کے نمائندوں کو یہ بھی کہا کہ میں جنگ نہیں چاہتا۔ مجھے واپس جانے دو تا کہ میں جا کر اللہ کی عبادت کروں۔ یا کسی سرحد کی طرف جانے دو تا کہ میں اسلام کی خاطر لڑتا ہوا شہید ہو جاؤں۔ یا پھر مجھے اسی طرح یزید کے پاس لے جاؤ تا کہ مَیں اسے سمجھا سکوں کہ کیا حقیقت ہے۔ لیکن نمائندوں نے کوئی بات نہ مانی۔

(تاریخ اسلام از اکبر شاہ خاں نجیب آبادی۔جلد 2 صفحہ 68 نفیس اکیڈیمی کراچی ایڈیشن 1998ء)

آخر جب جنگ ٹھونسی گئی تو پھر اس کے سوا آپ کے پاس بھی کوئی چارہ نہیں تھا کہ مردِ میدان کی طرح مقابلہ کرتے۔ بہرحال یہ لوگ معمولی تعداد میں تھے جیسا کہ مَیں نے کہا، کل ستّر بہتّر افراد تھے اور ان کے مقابلے پر ایک بہت بڑی فوج تھی۔ یہ کس طرح ان کا مقابلہ کر سکتے تھے؟ بہرحال انہوں نے ایک صحیح مقصد کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے، اپنی جانیں قربان کر دیں اور ایک ایک کر کے شہید ہوتے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے بدلے لینے کے بھی اپنے طریقے ہیں جیسا کہ حضرت امام حسینؓ نے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ میرا انتقام لے گا، اللہ تعالیٰ نے لیا۔ یزید کو عارضی کامیابی بظاہر حاصل ہوئی لیکن کیا آج کوئی یزید کو اس کی نیک نامی کی وجہ سے یاد رکھتا ہے؟ اگر نیک نامی کی وجہ سے جانا جاتا تو مسلمان اپنے نام بھی اس کے نام پر رکھتے لیکن آج کل کوئی اپنے بچے کا نام یزید نہیں رکھتا۔ وہ اگر جانا جاتا ہے تو اس نام سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے استعمال فرمایا کہ ''یزید پلید''۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

حضرت امام حسینؓ کا ایک مقصد تھا۔ آپ حکومت نہیں چاہتے تھے۔ آپ حق کو قائم کرنا چاہتے تھے اور وہ آپ نے کر دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی بڑی اعلیٰ تشریح فرمائی ہے کہ وہ اصول جس کی تائید میں حضرت امام حسین کھڑے ہوئے تھے یعنی انتخابِ خلافت کا حق اہلِ ملک کو ہے، جماعت کو ہے۔ کوئی بیٹا اپنے باپ کے بعد بطور وراثت اس حق پر قابض نہیں ہوسکتا۔ فرمایا کہ یہ اصول آج بھی ویسا ہی مقدس ہے جیسا کہ پہلے تھا بلکہ حضرت امام حسین کی شہادت نے اس حق کو اور بھی نمایاں کر دیا ہے۔ پس کامیاب حضرت امام حسین ہوئے نہ کہ یزید۔ (ماخوذ از 'کامیابی'۔ انوار العلوم جلد 10 صفحہ 589)

اور پھر قدرت کا ایک اور طریقے سے انتقام دیکھیں کہ کیسا بھیانک انتقام ہے۔ اس کے بارے میں بھی حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی کتاب 'خلافتِ راشدہ' میں ایک واقعہ کا ذکر کیا کہ تاریخ میں لکھا ہے کہ یزید کے مرنے کے بعد جب اس کا بیٹا تخت نشین ہوا، جس کا نام بھی اپنے دادا کے نام پر معاویہ ہی تھا تو لوگوں سے بیعت لینے کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا اور چالیس دن تک باہر نہیں نکلا۔ پھر ایک دن وہ باہر آیا اور منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میں نے تم سے اپنے ہاتھ پر بیعت لی ہے مگر اس لئے نہیں کہ مَیں اپنے آپ کو تم سے بیعت لینے کا اہل سمجھتا ہوں بلکہ اس لئے کہ مَیں چاہتا تھا کہ تم میں تفرقہ پیدا نہ ہو اور اس وقت سے لے کر اب تک مَیں گھر میں یہی سوچتا رہا کہ اگر تم میں کوئی شخص لوگوں سے بیعت لینے کا اہل ہو تو مَیں یہ اَمارت اس کے سپرد کر دوں اور خود بری الذمہ ہو جاؤں مگر باوجود غور کرنے کے مجھے تم میں سے کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آیا۔ اس لئے اے لوگو! یہ اچھی طرح سُن لو کہ میں اس منصب کا اہل نہیں ہوں اور مَیں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میرا باپ اور میرا دادا بھی اس منصب کے اہل نہیں تھے۔ میرا باپ حسینؓ سے درجہ میں بہت کم تھا اور اُس کا باپ حسنؓ حسینؓ کے باپ سے کم درجہ رکھتا تھا۔ علیؓ اپنے وقت میں خلافت کا زیادہ حق دار تھا اور اس کے بعد بہ نسبت میرے دادا اور باپ کے حسن اور حسین خلافت کے زیادہ حقدار تھے۔ اس لئے میں اس امارت سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ (خلافت راشدہ، انوار العلوم جلد 15 صفحہ 558-557)

اب دیکھیں، کس طرح بیٹے نے یہ باتیں کہہ کر اپنے باپ دادا کے منہ پر طمانچہ مارا ہے۔ اس لئے کہ خوفِ خدا تھا۔ اس لئے کہ اس میں تقویٰ کی کچھ رمق تھی۔ دنیاداروں کے ہاں بھی نیک اولاد اور حقیقت پسند اولاد، انصاف سے کام لینے والی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ بہرحال پھر یہ کہا کہ اب یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے کہ جس کی چاہو بیعت کرلو۔ اس کی ماں پردے کے پیچھے اس کی تقریر سن رہی تھی۔ جب اس نے اپنے بیٹے کے یہ الفاظ سنے تو بڑے غصے سے کہنے لگی کہ کمبخت تو نے اپنے خاندان کی ناک کاٹ دی ہے اور اس کی تمام عزت خاک میں ملا دی ہے۔ وہ کہنے لگا جو سچی بات تھی وہ میں نے کہہ دی ہے، اب آپ کی جو مرضی ہو مجھے کہیں۔ چنانچہ اس کے بعد وہ اپنے گھر گیا۔ گھر میں ہی بیٹھا رہا۔ وہاں سے باہر نہیں نکلا اور چند دن گزرنے کے بعد ہی اس کی وفات ہوگئی۔ تو یہ اس بات کی کتنی زبردست شہادت ہے کہ یزید کی خلافت پر دوسرے لوگوں کی رضا تو الگ رہی، خود اس کا اپنا بیٹا بھی متفق نہ تھا۔ یہ نہیں کہ بیٹے نے کسی لالچ کی وجہ سے ایسا کیا ہو۔ یہ بھی نہیں کہ اس نے کسی مخالفت کے ڈر سے ایسا کیا ہو۔ بلکہ اُس نے اپنے دل میں سنجیدگی کے ساتھ غور اور فکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ میرے دادا سے علیؓ کا حق زیادہ تھا اور میرے باپ سے حسنؓ اور حسینؓ کا حق زیادہ تھا اور مَیں اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ پس معاویہ کا یزید کو مقرر کرنا کوئی انتخاب نہیں کہلا سکتا۔ کسی کی ذلت کا اس سے بڑا اور کیا سامان ہوسکتا ہے کہ اولاد خود اپنے باپ کی حقیقت ظاہر کر کے اسے کمتر ثابت کر رہی ہو۔ پس حضرت امام حسین کی قربانی ہمیں بہت سے سبق دیتی ہے۔ آپ نے حق کے سامنے کھڑے ہو کر دنیا میں حق پھیلا دیا۔ اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے حق کو قائم فرما دیا۔ ہمیں بھی دعاؤں کے ذریعے سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہئے کہ وہ ہمیں ہمیشہ صراطِ مستقیم پر چلائے رکھے۔

ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حضرت مسیح کو امام حسین سے تشبیہ دی گئی ہے اور استعارہ در استعارہ کے الفاظ استعمال کئے۔ اس تشبیہ سے ظاہر ہے کہ آنے والا مسیح بھی یعنی یہ مسیح موعود بھی اس تشبیہ سے حصہ لے گا۔ اس پر بھی ایک لحاظ سے امام حسین کی تشبیہ صادق آتی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ انشاء اللہ ان باتوں کو نہیں دہرائے گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 137-136 مطبوعہ ربوہ)

یہ الٰہی تقدیر ہے کہ وہ باتیں اب نہیں دہرائی جائیں گی جن سے اسلام کو ضعف پہنچا تھا۔ لیکن ہمیں دعاؤں کی طرف بہرحال توجہ دیتے رہنا چاہئے تا کہ ہم ان باتوں سے بچے رہیں جو ایمان میں ٹھوکر کا باعث بنتی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اُن باتوں کو جو پہلے ہو چکی ہیں مسیح موعود کے زمانے میں نہیں دہرائے گا، ان میں ایک خلافت کا تسلسل بھی ہے۔ ایک طریقہ کار کے مطابق انتخابِ خلافت بھی ہے اور اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ مسیح و مہدی کے بعد یہ تسلسل بھی قائم رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ کس طرح یہ باتیں نہیں دہرائی جائیں گی؟ مثلاً یہ کہ اگر پہلا آدم جنت سے نکالا گیا تھا تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میرا نام اللہ تعالیٰ نے آدم رکھا ہے تا کہ اولادِ آدم کے جنت میں جانے کا ایک نئے سرے سے انتظام ہو۔ پھر فرمایا کہ پہلے مسیح کو یہودیوں نے صلیب دی تھی تو میرا نام مسیح رکھ کر اللہ تعالیٰ نے صلیب کو توڑنے کا سامان مہیا فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ پہلی دفعہ کی ناکامی کو دوسری دفعہ کامیابی سے بدلے گا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 15 صفحہ 499-498 مطبوعہ ربوہ)

اگر پہلے حسین کو یزید نے حق گوئی کی وجہ سے شہید کیا تھا تو دوسرے حسین کی وجہ سے خدا تعالیٰ یزید کے لشکر کو شکست دے گا، انشاء اللہ۔ پس ہم تو اس ایمان پر قائم ہیں۔ پس اگر محرم کا مہینہ ہمیں کوئی سبق دیتا ہے تو یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر ہمیشہ درود بھیجتے رہیں۔ زمانے کے امام کے مقاصد کے حصول میں درود، دعاؤں اور اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور یزیدی صفت لوگوں کے سامنے استقامت دکھاتے ہوئے ہمیشہ ڈٹے رہیں۔ یقیناً اس مرتبہ یزید کامیاب نہیں ہوگا، بلکہ حسینی ہی کامیاب ہوں گے۔ استقامت کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی ملتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا اور صبر کا ارشاد فرمایا ہے۔ صبر صرف ظلم کو برداشت کرنا ہی نہیں ہے۔ جو ہو جائے اس پر خاموش بیٹھے رہنا نہیں ہے۔ بلکہ مستقل مزاجی کے ساتھ نیک کام کو جاری رکھنا اور کسی بھی خوف اور خطرے سے بے پرواہ ہو کر حق کا اظہار کرتے چلے جانا، یہ بھی صبر ہے۔ پس حضرت امام حسین نے جو حق کے اظہار کے نمونے ہمارے سامنے قائم فرمائے ہیں اسے ہمیں ہر وقت پکڑے رہنا چاہئے۔ اور اگر ہم اس پر قائم رہے تو ہم اس فتح اور کامیابی کا حصہ بنیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مقدر ہے۔ انشاء اللہ۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے درود شریف بہت اہم چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ احادیث میں بھی اس کا بہت ذکر آتا ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بھی درود کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس لئے ہمیں عموماً درود کی طرف متوجہ رہنا چاہئے اور اس مہینے میں خاص طور پر اس طرف توجہ رکھنی چاہئے۔ جیسا کہ ایک مرتبہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی اس کی خاص تحریک فرمائی تھی تو میں بھی اس کا اعادہ کرتے ہوئے یاددہانی کرواتا ہوں کہ اس مہینے میں درود بہت پڑھیں۔ یہ جذبات کا سب سے بہترین اظہار ہے جو کربلا کے واقعہ پر ہوسکتا ہے، جو ظلموں کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد چاہنے کے لئے ہوسکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا گیا یہ درود آپ کی جسمانی اور روحانی اولاد کی تسکین کا باعث بھی بنتا ہے۔ ترقیات کے نظارے بھی ہمیں نظر آتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں سے پیار کا بھی یہ ایک بہترین اظہار ہے۔ اور اس زمانے میں آپ کے عاشقِ صادق مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد کی تکمیل میں بھی یہ درود بے انتہا برکتوں کے سامان لے کر آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دنوں میں خاص طور پر درود پڑھنے کی، زیادہ سے زیادہ درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر یہ درود جو ہے ہماری ذات کے لئے بھی برکتوں کا موجب بننے والا ہوگا۔ آخر میں میں حضرت امام حسینؓ کے بارہ میں، ان کے مقام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھوں گا جس کو ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو کیا مقام دیا ہے؟

کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع دی تھی کہ حضرت امام حسین کے مقام اور رُتبے کے بارہ میں کسی احمدی نے غلط بات کی ہے۔ تو اس پر آپؑ نے فرمایا کہ: ''مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں، حضرت امام حسینؓ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اس کے کہ اُس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی، باغی تھا اور یزید حق پر تھا۔ لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے مُنہ پر ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں'۔ فرمایا ''بہرحال مَیں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دُنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امرِ سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نسبت فرماتا ہے قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا۔ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا (الحجرات:15) مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمالِ فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دُنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسینؓ طاہر مطہّر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرّہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلبِ ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

محبت الٰہی اور صبر، استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوب صورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ دُنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؓ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ544-546۔ اشتہار نمبر 270 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کی محبت کی ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے۔ ہمیشہ درود بھیجنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور یہ بھی دعا کریں کہ پاکستان اور دنیا کے وہ ممالک جہاں اللہ اور رسول کے نام پر ظلم کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی ختم فرمائے۔ اور اس مہینے میں خاص طور پر پاکستان میں بھی اور بعض اَور جگہوں پہ شیعوں اور سنیوں اور دوسرے فرقوں کے جو فساد ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو قتل و غارت کیا جاتا ہے، جلوسوں پر دہشت گردی کے حملے کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سے بھی محفوظ رکھے۔ اور یہ مہینہ تمام مسلمان ملکوں اور تمام مسلمانوں کے لئے امن کا، خیریت کا مہینہ ثابت ہو۔ اور حضرت امام حسین کی شہادت کا جو مقصد تھا اُس کو یہ لوگ سمجھنے والے ہوں اور اس زمانے کے امام کو ماننے والے اور اس کی تصدیق کرنے والے بھی بنیں۔

آج مَیں دو افریقن بھائیوں اور ایک بنگالی خاتون کا نمازوں کے بعد جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ جن کا تعارف یہ ہے۔

زمبابوے کے ایک ہمارے افریقن دوست تھے مہدی ٹپانی صاحب۔ نیشنل سیکرٹری تبلیغ تھے۔ 15 ر نومبر کو ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ایک لمبے عرصے سے نیشنل سیکرٹری تبلیغ تھے۔ 1990ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کی توفیق پائی اور اس کے بعد سے ہمیشہ جماعتی خدمات میں پیش پیش تھے۔ انہوں نے وہاں مسجد کی زمین خریدنے اور آفس بلاک کی تعمیر میں مدد کی۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے سب شادی شدہ ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے سب احمدی ہیں۔ بچے بھی ساتھ ہی احمدی ہیں۔ ان کے ایک بیٹے حسین ٹپانی صاحب زمبابوے کے صدر خدام الاحمدیہ ہیں اور جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔ ان کی بہو وہاں صدر لجنہ اماء اللہ ہیں۔ انہتر سال مرحوم کی عمر تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

دوسرا جنازہ ڈاکٹر الحاج ابوبکر گائی (BABUCARR GAYE) صاحب کا ہے۔ یہ گیمبیا کے منسٹر آف ہیلتھ رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ڈاکٹر الحاج ابوبکر گائی صاحب ہیلتھ اینڈ سوشل ورک کے منسٹر رہے۔ دو دسمبر کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1940ء میں گیمبیا میں، بانجل میں پیدا ہوئے۔ 73ء میں ماسکو سے جنرل میڈیسن کی ڈگری حاصل کی۔ ملک کے مختلف ہسپتالوں میں خدمات انجام دیتے رہے۔ 1999ء سے 2004ء تک نصرت جہاں سکیم کے تحت ہمارے احمدیہ مسلم ہسپتال تالنڈنگ میں بطور ڈاکٹر خدمات سرانجام دیں۔ اس وقت یہ احمدی نہیں تھے۔ 2004ء میں انہوں نے بیعت کی توفیق پائی۔ بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ بیعت کے فوراً بعد چندے کے نظام میں شامل ہوئے اور باقاعدگی سے بڑی بڑی رقمیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیں۔ پرائیویٹ کلینک سے بہت سی خواتین اور بچوں کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ بہت ایکٹو (Active) داعی الی اللہ تھے۔ بطور زعیم انصار اللہ بھی خدمات کی توفیق پائی۔ تلاوت قرآنِ کریم اور تہجد کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ تھے اور اس بات کا ہمیشہ اور برملا اظہار کیا کرتے تھے کہ احمدی ہونے کے بعد معجزانہ طور پر روحانی تبدیلی ان کے اندر پیدا ہوئی ہے۔ نظامِ خلافت سے بہت گہرا اور مثالی تعلق تھا۔ اور خلفاء کے ساتھ بڑی عقیدت اور احترام تھا۔ ان کی تصاویر بھی رکھی ہوئی تھیں۔ 2009ء میں آپ کا تقرر بطور منسٹر ہوا۔ آپ کی وفات پر پارلیمنٹ کا اجلاس بھی ہوا جس میں تمام سرکاری افسران اور سپیکر نے ان کی سچائی اور وفاداری اور اخلاص اور قوم کا خادم ہونے اور محنتی ہونے اور سچے مسلمان ہونے کا ذکر کیا۔ وائس پریذیڈنٹ نے امیر صاحب گیمبیا کو پارلیمنٹ کے اجلاس میں خطاب کے لئے بلایا اور اُن کو دس منٹ کا وقت دیا کہ وہ بھی کچھ کہیں۔ جماعت کے کسی بھی امیر کو پارلیمنٹ میں خطاب کا یہ پہلا موقع تھا۔ آپ کی وفات پر آپ کی باڈی ہاؤس آف پارلیمنٹ رکھی گئی جہاں وائس پریذیڈنٹ، سپیکر آف دی ہاؤس نے اور وزراء نے اور ممبران پارلیمنٹ اور دوستوں نے آخری دیدار کیا اور سرکاری پروٹوکول کے ساتھ ان کی تدفین ہوئی۔ ملک کے ٹی وی پر ان کی وفات کا اعلان نشر ہوا۔ مرحوم کے خاندان کے ایک ممبر نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں اپنے ایڈریس میں برملا اس بات کا اظہار کیا کہ مرحوم نہایت سچے اور مخلص احمدی مسلمان تھے جو ایک خدا پر اور اسلام کے پانچ ارکان پر ایمان رکھتے تھے اور حقیقی مسلمان تھے۔ اور غرباء کا نہ صرف مفت علاج کرتے تھے بلکہ رقوم کے ذریعہ بھی مدد کرتے تھے۔ گیمبیا میں وقتاً فوقتاً جماعت کے خلاف کچھ نہ کچھ وبال اُٹھتا رہتا ہے۔ یہ حکومت میں تھے تو اس لحاظ سے بہرحال کچھ نہ کچھ فائدہ بھی رہتا ہے۔ اللہ کرے وہاں ان کے اللہ تعالیٰ اور نعم البدل پیدا فرمائے جو سرکاری حلقوں میں بھی اثر رسوخ رکھنے والے ہوں اور نیک، صالح اور خادمِ سلسلہ بھی ہوں۔

تیسرا جنازہ مکرمہ عزت النساء صاحبہ اہلیہ مکرم ابو احمد بھوئیاں صاحب مرحوم بنگلہ دیش کا ہو گا جو ہمارے مربی سلسلہ، مبلغ سلسلہ اور بنگلہ ڈیسک کے انچارج مکرم فیروز عالم صاحب کی والدہ تھیں۔ 17 ر نومبر کو تقریباً 85 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انہوں نے 1975ء میں احمدیت قبول کی اور پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور دین العجائز رکھنے والی نیک مخلص خاتون تھیں۔ عبادات کے سلسلے میں انہیں پاکیزگی کا اتنا خیال تھا کہ ہر نماز سے پہلے کپڑے بدل کر نماز ادا کیا کرتی تھیں۔ ان کے گاؤں میں اکثر لوگ ناخواندہ ہیں۔ گاؤں میں رہنے والی تھیں لیکن انہوں نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال رکھا۔ ایسی غریب پرور تھیں کہ اپنی غربت کے باوجود اپنے خاندان کے دوسرے غریبوں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافتِ احمدیہ سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ مخالفین جب بھی ان کے سامنے جماعت کے خلاف بات کرتے تو وہ اُن کو یہی جواب دیتیں کہ تمہیں نہیں معلوم کہ تم کس نعمت کا انکار کر رہے ہو؟ مرحومہ موصیہ تھیں۔ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ان کی یادگار ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا، فیروز عالم صاحب ان کے ایک بیٹے ہیں جو یہیں لندن میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور سب کے پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

(نماز جمعہ وعصر کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی)۔

مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

(رپورٹ: باسط احمد شاھد مبلغ سلسلہ۔ آئیوری کوسٹ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ کو اپنا چوتھا سالانہ اجتماع مورخہ 5،6 جون 2010ء بروز ہفتہ، اتوار آبی جان میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ اجتماع سنٹرل مشن سے 2 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک پرائمری سکول میں منعقد ہوا جسے خدام اور انصار نے محض ایک دن کے وقارِ عمل کے ذریعہ اجتماع گاہ کے طور پر تیار کیا۔ اجتماع سے پہلے شدید بارش کے باوجود جواں ہمت انصار کے حوصلے بلند رہے اور سب اجتماع کی تیاریوں میں مصروف رہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے اجتماع کے دو دنوں میں موسم کو ہمارے حق میں سازگار کیا اجتماع سے دو روز قبل سے شدید بارش کا سلسلہ شروع ہوا جو اجتماع والے دن صبح ختم ہوا اور اجتماع کے اختتام پر دوبارہ شروع ہو گیا۔

اجتماع کا آغاز ہفتہ کے روز نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس قرآن دیا گیا۔ افتتاحی اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام جو حضور انور نے ازراہ شفقت اجتماع کے موقع پر انصار کے نام ارسال فرمایا تھا مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے پڑھ کر سنایا۔ یہ پیغام فرنچ زبان میں تھا جس میں حضور انور نے انصار کو عہد بیعت اور خلافت سے وابستگی کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم قاسم طورے صاحب نے اس پیغام کا جولا زبان میں ترجمہ سنایا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں مجلس انصاراللہ کے قیام اور مقاصد پر روشنی ڈالی۔ جس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے مختصر خطاب کیا اور آنے والے معزز مہمانوں اور تمام انصار کو خوش آمدید کہا۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ امسال بھی ہمسایہ ملک غانا سے ایک 3 رکنی وفد نے صدر مجلس انصاراللہ غانا کی قیادت میں اجتماع میں شرکت کی۔ صدر مجلس کی تقریر کے بعد مکرم قاسم طورے صاحب نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام آسمانی نشانوں کی رو سے" کے عنوان پر ایمان افروز اور علمی تقریر کی جو کہ بیک وقت دونوں زبانوں فرنچ اور جولا زبان میں پیش کی گئی۔ اس تقریر کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جن میں آٹھ ریجنز سے آئے ہوئے انصار نے اپنے اپنے ریجن کی نمائندگی میں شرکت کی۔ دوپہر ڈیڑھ بجے نماز ظہر و عصر اور کھانے کے لئے وقفہ ہوا۔ نمازوں اور طعام کے بعد دوسرے اجلاس میں علمی مقابلہ جات شام 5 بجے تک جاری رہے۔ شام 5 بجے سے سات بجے تک ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ سات بج کر 15 منٹ پر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔ نماز کے بعد مکرم محمد ادریس طاہر صاحب مبلغ سلسلہ نے انفاق فی سبیل اللہ کے عنوان سے درس دیا۔

دوسرے روز کا آغاز بھی حسب روایت نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ نماز فجر اور درس کے بعد انصار نے اجتماعی ورزش میں حصہ لیا۔ ناشتہ کے بعد صبح 8 بجے بقیہ ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ عہد اور نظم کے بعد ہمسایہ ملک غانا سے آنے والے وفد کے ممبران نے باری باری اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ اسی طرح مختلف ریجنز سے آئے ہوئے نومبائع انصار نے بھی اپنے قبولِ احمدیت کے واقعات اور اپنے علاقہ میں احمدیت کی ترقی کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ یہ دلچسپ پروگرام ایک گھنٹہ تک جاری رہا جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں نمازوں کی ادائیگی اور خلافت سے وابستہ رہنے پر خاص زور دیا۔ اجتماع کے آخر پر خاکسار نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی اور مکرم امیر صاحب نے امتیاز پانے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ تقسیم انعامات کے بعد دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع اختتام کو پہنچا۔

اس اجتماع میں 68 مجالس کے 412 انصار نے شرکت کی کل حاضری 503 رہی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اجتماع کے شرکاء کو اس کی برکات سے نوازے۔ آمین۔

توہین رسالت کی سزا

(جمیل احمد بٹ۔ کراچی)

پنجاب کی ایک پانچ بچوں کی 45 سالہ دیہاتی عیسائی عورت آسیہ بی بی کو قانون توہین رسالت کے تحت ایک مقدمہ میں سوا سال نظر بندی کے بعد شیخوپورہ کی ایک ماتحت عدالت کے سزائے موت کے حالیہ فیصلے نے ایک بار پھر اس معاملہ کو میڈیا کا موضوع بنا دیا ہے۔ اس قانون کے حامیوں کی رائے ہے کہ اسلام میں اس جرم کی یہی سزا ہے۔ اس لئے اس پر کوئی سمجھوتا نہیں ہوسکتا اور اس قانون کو چھیڑنے والوں کے لئے اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ دوسری طرف وہ سب انسان دوست جو مذہب کے نام پر تشدد کے خاتمے کے حامی ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس قانون کو ختم کیا جائے اور جس طرح 1986ء سے قبل کی چار دہائیوں میں پاکستان میں ناموس رسالت کی حفاظت ہوئی اور بیشتر اسلامی ممالک میں ہمیشہ سے بلا کسی قانون کے ناموس رسالت کی حفاظت ہورہی ہے اور آئندہ بھی اسی طرح ہوتی رہے۔ یا ابتدائی طور پر کم ازکم اس قانون پر عمل درآمد کا طریق ایسا بنادیا جائے جس سے ذاتی مفادات کے تحت ایسی الزام تراشیوں کا راستہ رک جائے اور بے گناہ لوگوں کو جیلوں میں بند رہنے اور قانونی طور پر یا ماورائے قانون قتل ہونے سے روکا جاسکے۔

دیگر مذاہب میں Blasphemy کا تصور

Blasphemy کا لفظ اپنی اصل کے اعتبار سے جن دو یونانی الفاظ سے مل کر بنا ہے ان کے انگریزی میں علیحدہ معنی To Injure (نقصان پہنچانا) اور Reputation (شہرت) ہیں۔ مذہبی طور پر یہودیت میں اس کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ کے خلاف ہرزہ گوئی پر ہوتا ہے اور اس کی سزا سنگسار کیا جانا ہے۔ چنانچہ تورات میں لکھا ہے:

And he that blasphemeth, the name of Lord, he shall surely be put to death and all the congregation shall certainly stone him. *(Lev 24:16)*

اور خداوند کے نام پر کفر بکے ضرور جان سے مارا جائے ساری جماعت اسے قطعی سنگسار کرے۔

(احبار 16:24)

عیسائیت میں یہودیت کی مانند انسان کی توہین جرم نہ سمجھی گئی تاہم خدا کے علاوہ روح القدس کی توہین کو بھی قابل سزا جرم قرار دیا گیا۔ چنانچہ انجیل میں لکھا ہے:

''اور جو کوئی ابن آدم کے خلاف کوئی بات کہے اس کو معاف کیا جائے گا لیکن جو روح القدس کے حق میں کفر بکے blaphsemeth against the Holy Ghost اس کو معاف نہ کیا جائے گا۔ ''

(لوقا 10:12)

البتہ قبل از اسلام مذاہب میں صرف ہندومت میں انسان کی توہین کو سزائے موت کا مستحق گردانا گیا جیسا کہ وید میں لکھا ہے:

''اگر ایک شودر ارادتاً کسی پنڈت کی توہین کرے تو بادشاہ کو چاہئے کہ اسے مختلف جسمانی سزائیں بلکہ موت کی سزا دے کر عبرت کا نشان بنادے''۔

(منو سمرتی 248:9)

قرآنی تعلیم۔ سب کی عزت واحترام

Blasphemy کے بالمقابل عربی زبان میں زیادہ عام افعال سَبَّ اور شَتَمَ ہیں۔ شَتَمَ قرآن کریم میں بالکل استعمال نہیں ہوا اور سَبَّ صرف ایک بار اور وہ بھی اس نصیحت کے لئے کہ مشرکوں کے بتوں کو برا نہ کہو۔ (الانعام :109)

تاہم قرآن کریم رہتی دنیا تک رہنے والا قانون ہے اس لئے اس میں اس معاملہ کے درج ذیل ہر پہلو کا ذکر ہے اور اس کے بارے میں رہنمائی فرمائی گئی ہے۔

اول: افراد کا ایک دوسرے سے سلوک۔

دوم: معزز اور بزرگ خدائی فرستادوں کی توہین کا معاملہ۔

سوم: خدا کی توہین۔

اس میں شق اوّل صاف اور واضح ہے۔ قرآن کریم میں سچائی، سچی گواہی، ایثار، تواضع، حسن ظن، عفو، صبر، عدل و احسان، ایفائے عہد، صلہ رحمی اور دوسروں سے حسن سلوک کے احکام ایسی صورتحال کا سدّ باب کرتے ہیں جن میں ایک فرد کے کسی دوسرے سے توہین آمیز رویہ اختیار کرنے کی نوبت آئے۔ پھر اس پر مستزاد قرآن کریم ان سب امکانات سے اجتناب کی بھی تعلیم دیتا ہے جو عملاً افراد کی توہین کا باعث بنتے ہیں یعنی بدگمانی، عیب جوئی، برے ناموں سے پکارنا، تحقیر و تمسخر، حسد، غیبت، جھوٹ، جھوٹی گواہی اور بغیر علم کے کسی بات کا کرنا۔ ان دونوں جہتوں سے قرآن کریم نے ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینے کا انتظام کیا ہے جس میں افراد باہم امن وآشتی اور صلح صفائی سے رہیں اور ایک دوسرے کی عزت واحترام کریں۔

انبیاء کی توہین کا معاملہ

شق دوم کے بارے میں قرآنی تعلیم کے دو پہلو ہیں۔

اول قرآن کریم خدائے خبیر کی جانب سے یہ خبر دیتا ہے کہ خدا کے فرستادے، چنندہ اور اپنے دور کے بہترین وجود ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے مخاطب ان کو جھٹلاتے، مخالفت کرتے اور تمسخر سے پیش آتے ہیں اور یوں ہر طرح توہین آمیز سلوک روا رکھتے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ مضمون بار بار آیا ہے مثلاً:

انبیاء کی تکذیب:

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا۔ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ (المومنون:45)

ترجمہ: پر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے جب بھی کسی امت کی طرف اس کا رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔

انبیاء کی مخالفت:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ (الفرقان :32)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنادئے ہیں۔

انبیاء کو جادوگر اور دیوانہ کہا جانا:

كَذٰلِكَ مَا اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ (الذاریت:53)

ترجمہ: اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کی طرف بھی کبھی کوئی رسول نہیں آیا مگر انہوں نے کہا کہ یہ ایک جادوگر یا دیوانہ ہے۔

انبیاء سے استہزاء:

i۔ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (الزخرف:8)

ترجمہ: اور کوئی نبی ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اس کے ساتھ تمسخر کیا کرتے تھے۔

ii۔ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (سورۃ یٰسین:31)

ترجمہ: وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔

دوسرے: اب چونکہ انبیاء کے لئے یہ صورتحال ایک طرح سے مقدر ہے اور کسی کے لئے اس سے مفر نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے اور سب نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان گزشتہ خبروں کے ذریعہ اس آگے آنے ولی صورتحال سے قبل از وقت آگاہ فرما دیا۔ اور اس سب پر صبر اور درگزر کا حکم دیا اور یہ تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ ان توہین کرنے والوں کو اس جرم کی قرار واقعی سزا دے گا اور یہ کہ اللہ ہی کافی ہے۔ ایسی چند آیات درج ذیل ہیں:

i۔ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (الانبیاء:42)

ترجمہ: اور رسولوں سے تجھ سے پہلے بھی تمسخر کیا گیا پس ان کو جنہوں نے ان (رسولوں) سے تمسخر کیا انہی باتوں نے گھیر لیا جس سے وہ تمسخر کرتے تھے۔

ii۔ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا۔

(الانعام:35)

ترجمہ: اور یقیناً تجھ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے تھے اور انہوں نے اس پر کہ وہ جھٹلائے گئے اور بہت ستائے گئے صبر کیا یہاں تک کہ ان تک ہماری مدد آن پہنچی۔

iii۔ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ (الفجر:15)

ترجمہ: یقیناً ہم استہزاء کرنے والوں کے مقابل پر تجھے بہت کافی ہیں۔

iv۔ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۔

(الحجر:98-100)

ترجمہ: اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ تیرا سینہ ان باتوں سے تنگ ہوتا ہے جو وہ کہتے ہیں پس اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا اور اپنے ربّ کی عبادت کرتا چلا جا یہاں تک کہ تجھے یقین آجائے۔

v۔ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ (النمل:71)

ترجمہ: اور ان پر غم نہ کر اور کسی تنگی میں مبتلا نہ ہو اس کے باعث جو وہ مکر کرتے ہیں۔

vi۔ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ (یسین:77)

ترجمہ: پس تجھے ان کی بات غم میں مبتلا نہ کرے۔ یقیناً ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

vii۔ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ (الاعراف: 200)

ترجمہ: عفو اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔

viii۔ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا (المزّمل:11)

ترجمہ: اور صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں اور ان سے اچھے رنگ میں جدا ہو جا۔

ix۔ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۔

(سورۃ الاحزاب:49)

ترجمہ: اور ان (کافروں اور منافقوں) کی ایذا رسانی کو نظر انداز کر دے اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سورہ احزاب 5 ہجری میں مدینہ میں اس وقت نازل ہوئی جب کہ یہاں آنحضرت ﷺ کی سربراہی میں اسلامی ریاست قائم ہوچکی تھی۔

تیسرے یہ کھلی تکذیب و تمسخر کے واقعات مومنوں کی جماعت کو بھی دکھی کرتے تھے اس لئے آنحضور ﷺ کو دیئے گئے مندرجہ بالا احکامات بالواسطہ طور پر ان مومنوں کو بھی ان پر صبر، درگزر اور خدا سے لو لگانے اور اس کی تائید میں دعاؤں کی یاددہانی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم نے اس صورتحال سے پہنچنے والی تکلیف سے بچاؤ کے لئے مومنوں کو اجتناب اور اعراض کا حکم بھی دیا جیسا کہ درج ذیل آیات سے ظاہر ہے:

i۔ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ (النساء: 141)

ترجمہ: اور اس نے تم پر اس کتاب میں یہ (حکم) اتار چھوڑا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جارہا ہے یا ان سے تمسخر کیا جارہا ہے تو ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں مصروف ہو جائیں۔

ii۔ وَاِذَا سَمِعُوْا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۔ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ (القصص:56)

ترجمہ: اور جب وہ کسی لغو بات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ تم پر سلام ہو ہم جاہلوں کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔

توہین خداوندی

اس بارہ میں قرآن کریم کی تعلیم تورات کی تعلیم سے جدا ہے۔ اور انسانی فطرت کے عین مطابق۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود کو انسانوں کی محبت کا مرکز بنانے کے لئے قرآن کریم میں اپنے وجود پر دلائل اور اپنے حسن اور احسان کا بکثرت ذکر فرمایا ہے اور مثبت طور پر انسانوں کو اپنی طرف مائل کیا ہے۔

ترغیب کی اس راہ کے ساتھ قرآن کریم نے مومنوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ کسی مشرک کو از خود یہ موقع فراہم نہ کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اعلیٰ وجود کو جوابی سب وشتم کا نشانہ بنائے چنانچہ حکم ہے کہ:

وَلَا تَسُبُّوْا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (الانعام:109)

ترجمہ: اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔

پھر چونکہ اللہ کی شان میں سب سے بڑی گستاخی اس کا شریک ٹھہرانا ہے اس لئے اس سے روکنے کے لئے بطور انداز یہ تنبیہ فرمائی کہ شرک ایک ایسا گناہ ہے جو ناقابل

معافی ہے جیسا کہ فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا (سورۃ النساء: 49)

ترجمہ: یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا جس کے لئے وہ چاہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ افتراء کیا ہے۔

یوں مختصراً توہین کے حوالے سے قرآنی تعلیم یہی ٹھہرتی ہے کہ ترغیب، تحریص اور انذار کے ذریعہ لوگوں کو اس سے روکا جائے اور اگر کوئی اپنی بدنیتی کے ہاتھوں اللہ کے کسی رسول یا خدا تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرے تو اس معاملہ پر صبر، درگزر، اعراض اور اجتناب کر کے اسے حوالہ بخدا کیا جائے جو خود اس جرم کی سزا دے گا۔

قرآن کریم میں توہین رسالت کی کوئی دنیوی سزا مذکور نہیں

قرآن کریم میں انبیاء کے مخاطبین کے تین گروہوں کا ذکر ہے کافر، منافق اور مومن۔

کافر نبی کے انکاری ہوتے ہیں اور اسے اور اس کے ماننے والوں پر ظلم و زیادتی کی راہ اپناتے ہیں۔ ان کفار نے آنحضرت ﷺ کی ہر طرح توہین کی۔ آپ کو برا بھلا کہا، آپ کا نام بگاڑا، آپ کو پتھر مارے، آپ کے سر مبارک پر راکھ پھینکی آپ کے جسم مبارک پر بحالت سجدہ اونٹ کی آلائش رکھی۔ ان توہین کرنے والوں کے لئے قرآن کریم میں کوئی سزا بیان نہیں ہوئی اور صرف ان سے درگزر کرنے، اعراض کرنے، معاف کرنے اور صبر کرنے کی تعلیم دی گئی۔

منافق حالت کفر اور ایمان کے بین بین ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے وقت ان منافقین کا سردار عبداللہ بن اُبیّ تھا جس نے آنحضرت ﷺ کی توہین میں ایک بہت بری بات کہی جسے قرآن کریم نے بھی دہرایا۔ لیکن ان منافقین کے لئے بھی کسی سزا کا حکم نہیں دیا۔ اور آنحضور ﷺ کو یہی ارشاد ہوا کہ ان (کافروں اور منافقین) کی ایذا دہی کو نظر انداز کر دے اور اللہ پر توکل کر۔ (احزاب 49:33)

تیسرا گروہ مومنین کا ہے۔ ان میں ہر طرح کے لوگ ہیں۔ وہ بھی جن کے بارے میں قرآن نے گواہی دی کہ اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں (التوبہ: 100) اور وہ بھی جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ تو کہو کہ ہم مسلمان ہیں لیکن ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا (الحجرات: 15) یہ گروہ بعض اوقات احکام الٰہی پر عمل میں سستی کرتا اور اس طرح نافرمانی کر کے گستاخی کا مرتکب ہوتا۔ ان پر بعض دفعہ آنحضورؐ ناراضگی کا اظہار بھی فرماتے جیسے ایک بار نماز فجر میں نہ آنے والوں پر آگ کی سزا کا ارادہ ظاہر فرمایا لیکن عملاً انہیں بھی معاف کئے رکھا۔

قرآن کریم نے ان تینوں ممکنہ گروہوں میں سے کسی کے لئے توہین رسالت کی کوئی دنیوی سزا کا حکم نہیں دیا اور ان سب مجرمین کے لئے ایک ہی سزا مقرر فرمائی ہے کہ:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا (الاحزاب: 58)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور اس نے ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔

مندرجہ بالا مضمون سے یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم میں توہین رسالت کی کوئی دنیوی سزا مذکور نہیں۔ پھر بھی بعض حلقوں میں اس کے برخلاف اظہار رائے ہوتا ہے اور توہین رسالت کے لئے سزائے موت کے حق میں قرآن کریم کی درج ذیل آیت پیش کی جاتی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب نے اپنی ویب سائٹ پر یہی آیت درج کی ہے۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْتُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ (المائدہ: 34)

ترجمہ: یقیناً ان لوگوں کی جزا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں یہ ہے کہ انہیں سختی سے قتل کیا جائے یا دار پر چڑھا دیا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں میں کاٹ دئے جائیں یا انہیں دیس نکالا دے دیا جائے۔

لیکن اس آیت کا سادہ مطالعہ بھی اس حقیقت کو روشن کر دیتا ہے کہ اس کا توہین رسالت اور اس کی سزا سے کوئی بھی تعلق نہیں بلکہ یہ سزائیں واضح طور پر اسلام کے خلاف جنگ کرنے والوں کے بارے میں ہیں۔

اس موضوع پر روزنامہ جنگ کراچی میں 28/ نومبر 2010ء میں شائع ہونے والے ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی صاحبہ کے مضمون میں 'قانون توہین رسالت قرآن کی روشنی میں' کے ذیلی عنوان کے تحت جو آیات درج ہیں ان میں یہی مضمون بیان ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا مذاق اڑانے، اذیت دینے، مخالفت کرنے والوں کے لئے اللہ کافی، بچانے والا، حمایت کرنے والا اور سخت گیر ہے اور وہ ان لوگوں کو رسوائی اور دردناک عذاب دے گا۔ ان آیات میں کہیں بھی یہ بیان نہیں کہ ان جرائم پر افراد یا حکومتیں دنیا میں سزائے موت یا کوئی اور سزا دیں۔

توہین کرنے والوں کے بارے میں اُسوۂ رسول ﷺ

سیرت النبیؐ کا مطالعہ کرنے والا ہر قاری بخوبی یہ جانتا ہے کہ آنحضرت ﷺ رحمت تھے اور رحمت للعالمین کے عظیم منصب پر فائز تھے۔ آپ کا باب رحمت ہر خاص و عام کے لئے تھا۔ اور جس کا بھی آپ سے کوئی تعلق ہوا وہ اس رحمت سے بہرہ ور ہوا۔ اس میں دوست اور دشمن کی کوئی تمیز نہ تھی۔ آپ کو دکھ دینے، ستانے اور ایذا دینے والے بھی اس رحمت کے طفیل نہ صرف کسی سزا کے مستوجب نہ ہوئے بلکہ بسا اوقات انعام و اکرام سے بھی نوازے گئے۔

سیرت کی کتب ایسے واقعات سے پر ہیں۔ یہ گستاخی کرنے والے ہر طرح کے لوگ تھے۔ آپ پر راکھ پھینکنے والے، راستے میں کانٹے بکھیرنے والے، پتھر مارنے والے، گلے میں پٹکا ڈال کر کھینچنے والے، زہر دینے والے، برا بھلا کہنے والے، برملا تکذیب کرنے والے، تمسخر اور ٹھٹھا کرنے والے، گھر سے بے گھر کرنے والے اور بارہا قتل کی کوشش کرنے والے یہ گستاخ مشرک، کفار اور یہودی تھے اور مسلمان منافقین بھی۔ گستاخی کے ان واقعات میں سے ایک کا قرآن کریم میں یوں ذکر ہے:

یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ (المنافقون: 09)

ترجمہ: وہ کہتے ہیں اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ضرور وہ جو سب سے زیادہ معزز ہے اسے جو سب سے زیادہ ذلیل ہے اس میں نکال باہر کرے گا۔

یہ اپنے آپ کو سب سے زیادہ معزز کہنے والا عبداللہ بن اُبی تھا اور وہ جن کو ان الفاظ میں مدینہ سے نکال باہر کرنے کی بات کر رہا تھا وہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے۔

گستاخی اور توہین کے اس بدترین اظہار کے بعد بھی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے نہ صرف اس شخص کو کوئی سزا نہ دی بلکہ اس پر رحمت کی نظر رکھی اور جب یہ شخص فوت ہوا تو آپؐ نے حضرت عمرؓ کی برخلاف گزارش کے باوجود اس کا جنازہ پڑھایا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ اپنی توہین کرنے والوں سے آنحضرت ﷺ کا یہ سلوک جہاں آپ کی رحمت کا آئینہ دار تھا وہیں ان قرآنی ہدایات پر بہترین عمل تھا جن میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عفو و درگزر کا حکم دیا تھا۔ اور تیسری طرف یہ امت مسلمہ کے لئے اس قسم کے گستاخوں سے نپٹنے کے لئے عظیم الشان اسوہ حسنہ تھا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے نازل ہونے والے احکامات مومنین کے لئے بھی تھے۔ اور ان احکامات پر عمل کے لئے جس برداشت اور حوصلہ کی ضرورت تھی وہ اس عظیم اسوہ کو دیکھ کر ہی ممکن تھا۔

آنحضرت ﷺ نے توہین کرنے والوں کو کوئی سزا نہیں دی۔

اس اسوہ کو دیکھ کر بھی بعض ایسی روایات پیش کی جاتی ہیں کہ گویا آنحضرتؐ نے بعض افراد کو اس لئے قتل کروا دیا کہ انہوں نے آپ کی شان میں گستاخی کی تھی یا بعض صحابہ نے از خود یا آپ کی اجازت سے بعض ایسے گستاخوں کو قتل کیا اور آپؐ اس پر راضی رہے۔

ان واقعات کی روایت اور درایت کے مسلمہ اصولوں کے تحت کیا حقیقت ہے؟ یہ ایک علمی بحث ہے جس میں پڑے بغیر یہ سوال نمایاں طور پر درپیش ہیں کہ:

1- کیا آنحضرت ﷺ کوئی ایسا طرز عمل اختیار کر سکتے تھے جو کہ ان احکامات الٰہی کے برخلاف ہو جو تواتر سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان حالات میں اعراض، درگزر، عفو اور صبر کرنے کے لئے دیئے؟

2- کیا آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں ایسا متضاد رویہ ممکن ہے کہ اپنی پوری حیات طیبہ میں آپ بیشتر گستاخوں کے ساتھ رحم دل، شفیق اور معاف کرنے والے وجود رہیں لیکن ایسے چند افراد سے آپ اس کے برخلاف سلوک فرمائیں؟

حقیقت یہ ہے کہ ان چند واقعات میں آنحضرت ﷺ کے سخت رویہ کا سبب توہین رسالت نہیں بلکہ بعض دیگر ایسے جرائم تھے جو نظم حکومت یا مسلمانوں کے مجموعی وقار کو نقصان پہنچانے کے سبب قابل تعزیر تھے۔ مثلاً یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر آنحضور ﷺ نے عام معافی کے اعلان کے ساتھ بعض گستاخانِ رسولؐ کے بارے میں یہ حکم بھی دیا کہ انہیں قتل کر دیا جائے خواہ یہ خانہ کعبہ کے پردے میں بھی لپٹ جائیں۔ مختلف کتب میں ان افراد کی تعداد ایک سے 15 تک ذکر ہوئی ہے۔ علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب سیرۃ النبیؐ میں اس روایت کے بارے میں لکھا ہے کہ:

'محدثانہ تنقید کی رو سے یہ بیان صحیح نہیں۔ اس جرم کا مجرم تو سارا مکہ تھا۔ قریش میں سے (بجز دو چار کے) کون تھا جس نے آنحضرت ﷺ کو سخت سے سخت ایذائیں نہیں دیں۔ بایں ہمہ ان ہی لوگوں کو یہ مژدہ سنایا گیا کہ اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ۔ جن لوگوں کا قتل بیان کیا جاتا ہے وہ نسبتاً کم درجہ کے مجرم تھے'۔

'اگر درایت پر قناعت نہ کی جائے تو روایت کے لحاظ سے بھی یہ واقعہ ناقابل اعتبار رہ جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں صرف ابن خطل کا قتل مذکور ہے اور یہ عموماً مسلّم ہے کہ وہ قصاص میں قتل کیا گیا۔ مقیس کا قتل بھی شرعی قصاص تھا۔ باقی جن لوگوں کی نسبت حکم قتل کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ کسی زمانہ میں آنحضرت ﷺ کو ستایا کرتے تھے وہ روایتیں صرف ابن اسحاق تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں یعنی اصول حدیث کی رو سے وہ روایت منقطع ہے جو قابل اعتبار نہیں'۔

'سب سے معتبر روایت جو اس بارہ میں پیش کی جا سکتی ہے وہ ابوداؤد کی روایت ہے جن میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ چار شخصوں کو کہیں امن نہیں دیا جا سکتا۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو نقل کر کے لکھا ہے کہ اس روایت کی سند جیسی چاہیے مجھ کو نہیں ملی'۔

علامہ سید سلیمان ندوی نے اس روایت پر اپنے توضیحی حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے:

'ابن خطل اور ابن حبابہ دونوں خونی مجرم تھے۔ ابن خطل جو اسلام لا چکا تھا اپنے ایک مسلمان خادم کو قتل کر کے مرتد ہو گیا تھا'۔

(سیرت النبیؐ حصہ اول و دوم از علامہ شبلی نعمانی اور علامہ سید سلیمان ندوی صفحہ 301 اور 302 مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور)

ان چند اور روایات کو جن میں گستاخی رسول کے نتیجہ میں ہلاکتوں کا مضمون ملتا ہے اسی طرح پرکھا جا سکتا ہے۔ اس سارے معاملہ میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بھی بہترین رہنمائی ہے۔

'آپؐ نے کبھی اپنی ذات کی خاطر اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا انتقام نہیں لیا'۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل)

پاکستان میں اس قانون کا نفاذ

مذہب کو سیاست کے لئے استعمال کرنے کی اپنی پالیسی کے تحت جنرل ضیاء الحق نے 1986ء میں Pakistan Penal Code میں دفعہ 295-C کا اضافہ کر کے قانون توہین رسالت کا نفاذ کیا اور اس جرم کی سزا موت یا عمر قید تجویز کی۔ اکتوبر 1990ء میں فیڈرل شریعت کورٹ نے حکومت کو ہدایت کی کہ اس جرم کی سزا صرف موت ہے اس لئے عمر قید کی متبادل سزا غیر اسلامی ہے اور اسے قانون سے حذف کر دیا جائے۔ نواز شریف حکومت نے 1991ء میں اس میں تبدیلی کے لئے اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جو 1995ء میں منظور ہوا اور اس وقت سے یہی قانون ہے۔

قانون توہین رسالت پر عمل درآمد

1927ء میں انڈین پینل کوڈ میں مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کو جرم قرار دیا گیا۔ اس وقت سے 1986ء تک جب پاکستان میں 295-C کو قانون کا حصہ بنایا گیا۔ ان ساٹھ سالوں میں توہین رسالت کے صرف دس مقدمات رجسٹر ہوئے جبکہ ایک اخبار کے اداریہ بعنوان 'توہین رسالت کا فسادی قانون' کے مطابق

'1986ء سے 2009ء تک 23 سالوں کے دوران 964 افراد کو ملزم کیا گیا۔ جن میں سے 479 مسلمان، 340 قادیانی، 19 عیسائی، 14 ہندو اور 10 دیگر تھے'۔ (اخبار بزنس ریکارڈر 27 نومبر 2010ء)

ان مقدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے آئی-اے رحمان صاحب نے لکھا (ترجمہ)

'سیکشن 295C کے غلط استعمال کے خطرات جلد سچے ثابت ہوئے۔ زیادہ تر عیسائیوں اور احمدیوں کے خلاف توہین رسالت کے الزامات کی بوچھاڑ سے لگا کہ

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: پین افریقن ایسوسی ایشن تقریب
از صفحہ نمبر 16

وہاں بسنے والے باشندے پرامن طریقہ سے رہ سکیں کیونکہ یہ ملک بہت مشکل دور سے گزر چکا ہے جہاں خانہ جنگی بھی رہی ہے۔انہوں نے آخر پر پین افریقن ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کو اس تقریب میں شرکت کی دعوت دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے انگریزی زبان میں بہت پُر جذب اور جلیل القدر خطاب فرمایا جس کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ ٔ قارئین ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ہم یہاں نائیجیریا اور بعض دیگر افریقن ممالک کے پچاسویں یوم آزادی منانے کی غرض سے جمع ہوئے ہیں جس کا اہتمام افریقن احمدی بھائیوں کی تنظیم Pan African Asociation نے کیا ہے۔حضور نے فرمایا کہ پین افریقن ایسوسی ایشن کی طرف سے مجھے اس تقریب میں شمولیت کی دعوت دی گئی تو ان کی خواہش تھی کہ مَیں اس تقریب میں شامل ہوں تو مَیں نے انہیں جواب دیا کہ انشاء اللہ مَیں ضرور شامل ہوں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ میرے ان کی دعوت قبول کرنے کی کئی وجوہات تھیں۔اس کی وجہ صرف یہ نہیں تھی کہ پین افریقن ایسوسی ایشن نے اس تقریب کا اہتمام کیا ہے یا محض اس لئے کہ افریقہ میں جماعت احمدیہ قائم ہے۔نہ ہی اس تقریب میں شمولیت کی صرف یہ وجہ تھی کہ ہمارا مذہب ہمیں سکھاتا ہے کہ کسی کی دعوت قبول کرنا اچھے اخلاق میں شامل ہے۔اگرچہ یہ سب ہی اہم وجوہ ہیں لیکن میرے اس تقریب میں شامل ہونے کی سب سے بڑی وجہ وہ خاص محبت ہے جو اہل افریقہ کے لئے میرے دل میں پائی جاتی ہے۔ یہ جذبات اس لئے بھی پائے جاتے ہیں کہ مَیں ایک افریقی ملک غانا میں آٹھ سال سے زائد عرصہ تک مقیم رہا ہوں اور اس کے نتیجہ میں تمام افریقنوں کے لئے خاص محبت کے تعلقات استوار ہوئے ہیں۔اس کے علاوہ افریقنوں سے محبت اور پیار کے جذبات کی اور بھی وجوہات ہیں۔ ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ میرے آقا و محبوب حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک افریقن روحانی غلام کو اتنی عزت عطا فرمائی کہ حضور اکرمؐ کے دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ اس افریقی غلام کو ''سیدنا بلال'' کہہ کر مخاطب ہوتے تھے جو عربی زبان میں بہت ہی عزت و احترام کا خطاب ہے۔ اہل افریقہ کے لئے میرے دل میں جو عزت و احترام ہے وہ اس حقیقت کی بنا پر بھی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو بھی بلالؓ کے جھنڈے تلے آئے گا اسے پناہ کی ضمانت دی جائے گی۔آنحضرت ﷺ کے اس غلام نے دنیا میں ہم آہنگی اور رواداری کے قیام کی خاطر اپنے پر کئے جانے والے تمام ظلم اور زیادتیوں کو ایک طرف رکھ دیا اور وہ امن کی علامت کے طور پر کھڑے ہوگئے۔اور آنحضرت ﷺ نے بلالؓ کے جھنڈے تلے جمع ہونے والے ہر شخص کو امن کی ضمانت عطا فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مزید برآں مَیں اپنے دل میں آپ سب کے لئے بہت عزت و احترام اور محبت کے جذبات اس لئے بھی رکھتا ہوں کہ اُس وقت جب مکہ میں مسلمانوں کے ساتھ بہت ظلم روا رکھا جارہا تھا تو ان مظلوم مسلمانوں کی پہلی پناہ گاہ بھی افریقہ کا ایک ملک حبشہ تھا جو آج کل ایتھوپیا کے نام سے مشہور ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس تقریب میں شمولیت کی مجھے اس لئے بھی خواہش تھی کہ برصغیر ہندو پاکستان کے بعد افریقہ کا براعظم ہے جس میں بسنے والے افراد نے سب سے بڑھ کر مسیح محمدی کی آواز کو قبول کیا ہے اور یہاں پر لوگوں کی ایک بڑی تعداد حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہوئی ہے۔اور یقیناً افریقن احمدیوں نے اعلیٰ اخلاقی معیار حاصل کئے ہیں اور بہت وفاداری کا مظاہرہ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان تمام وجوہات کی بنا پر یہ کیسے ممکن تھا کہ مَیں آج کی تقریب میں شامل نہ ہوتا۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ نائیجیریا، آئیوری کوسٹ اور دوسرے تمام افریقی ممالک کو بہت برکتوں سے نوازے جنہوں نے یا تو حال ہی میں اپنے اپنے یوم آزادی کو منایا ہے یا جلد ہی منانے والے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تاہم آپ کی خوشی صرف ان تقریبات تک ہی محدود نہیں رہنی چاہئے بلکہ حقیقت میں اس گولڈن جوبلی سے تمام افریقی ممالک اور ان کے رہنماؤں میں ایک نیا جذبہ پیدا ہونا چاہئے۔حضور انور نے فرمایا کہ برٹش راج سے پہلے نائیجیریا ایک آزاد ملک تھا۔نائیجیریا کی تاریخ مختلف تہذیبوں اور بادشاہتوں سے بھری پڑی ہے۔معلوم تاریخ کے مطابق ان تہذیبوں اور بادشاہتوں کا ذکر 500 ق م تک ملتا ہے۔اس لحاظ سے نائیجیریا ایک قدیم تہذیب ہے۔ابتدا میں قبائل کی چھوٹے چھوٹے علاقوں پر حکومتیں تھیں۔رفتہ رفتہ ان میں وسعت آتی گئی اور مختلف ادوار سے گزرتے ہوئے یہ ایک برٹش کالونی بن گئی۔اور پھر 1960ء میں اس نے آزادی حاصل کی۔ اسی طرح آئیوری کوسٹ اور دوسرے افریقی ممالک نے برٹش یا فرنچ راج سے آزادی حاصل کی۔اس لحاظ سے آج کی تقریب Colonialism سے آزادی کی تقریب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ زندہ اور ترقی یافتہ قوموں کی یہ نشانی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے ماضی کی تاریخ کو سامنے رکھتی ہیں اور اس سے سبق حاصل کرتی ہیں۔اور اس طرح وہ اپنے آپ کو مضبوط کرتی اور مستقبل کے لئے تیار کرتی ہیں۔ اچھی روایات اور اعمال کو مضبوط بنیادوں پر آگے بڑھایا جاتا ہے۔اور غلطیوں سے بچنے کے لئے بہتر منصوبہ بندی اور محنت سے کام لیا جاتا ہے۔اس لئے جب مَیں یہ کہتا ہوں کہ اس یوم آزادی کو ملک اور اس کے رہنماؤں میں نیا جذبہ اور ولولہ پیدا کرنا چاہئے تو اس سے میری مراد یہی ہے۔کیونکہ مسلسل ترقی کرنے اور اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے آپ کو ہرگز ماضی کی ان غلطیوں کا اعادہ نہیں کرنا چاہئے جنہوں نے مغربی دنیا کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ آپ کو اپنی ماتحتی اور حکمرانی میں لے آئے۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں بھی ایک ایسے ملک کا شہری ہوں جس کے رہنما عیش وعشرت، ذاتی مفاد اور ناانصافی کی زندگیاں گزارتے ہیں اور خدائے قادر کو کلیۃً فراموش کئے ہوئے ہیں۔ان سب وجوہات کی بنا پر قوم اپنی آزادی کو کھو بیٹھی ہے۔حضور نے فرمایا کہ وہ ممالک جنہوں نے کچھ عرصہ قبل آزادی حاصل کی ہے اگر وہ اپنی اصلاح اور ترقی کے بارہ میں نہیں سوچیں گے تو طاقتور حریص ممالک ایک دفعہ پھر کمزور ممالک کو اپنی گرفت میں لانے کی کوشش کریں گے۔اس لئے خواہ کوئی افریقی ملک ہو یا ایشیائی ملک اپنی آزادی کے تحفظ کے لئے اسے بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ پُر اعتماد ہو اور صحیح منصوبہ بندی کی جائے۔اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو دوسرے ممالک جن کی ہمارے وسائل پر نظر ہے ایک دفعہ پھر اپنی ماتحتی میں لے لیں گے۔یہ ضروری نہیں کہ وہ باقاعدہ طور پر کسی ملک پر حکومت یا غلبہ پائیں بلکہ کسی ملک کے وسائل پر قابو پا کر بھی اسے غلام بنایا جاسکتا ہے۔اور اس قسم کی غلامی ملک کی روایات کو تباہ کر دیتی ہے اور اس کی شناخت کو ختم کر دیتی ہے۔اس لئے باوجود اس کے کہ یہ پچاس سالہ یوم آزادی کی تقریبات بہت سی مسرتوں کے لانے کا موجب ہے تاہم یہ ہمیں گہرے غور وفکر اور احتیاطوں کی طرف بھی متوجہ کرتی ہیں۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں اس یقین پر قائم ہوں کہ وہ وقت قریب تر آرہا ہے جب افریقہ تمام دنیا کی رہنمائی کرے گا اور دنیا کی رہنمائی کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں لائی جائیں۔ہر باشندہ اور ہر لیڈر کو اپنے ذاتی خیالات اور مفادات کو ایک طرف رکھنا ہوگا تا کہ ملک اور قوم منظّم اور مضبوط ہوسکے۔

حضور ایدہ اللہ نے قدرتی وسائل کے حوالہ سے نائیجیریا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نائیجیریا افریقہ کا امیر ترین ملک ہے اور آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے۔ نائیجیریا تیل کی دولت سے مالا مال ہے۔کہا جاتا ہے کہ نائیجیریا دنیا کے تیل پیدا کرنے والے بڑے ممالک میں سے ایک ہے۔اسی طرح نائیجیریا دیگر قدرتی وسائل کا بھی خزانہ ہے۔اس کے وسیع زرعی وسائل بھی ہیں۔الغرض نائیجیریا اگر چاہے تو نہ صرف یہ کہ اپنی ضروریات پوری کرسکتا ہے بلکہ افریقہ کے بہت سے غریب ممالک کی بھی مدد کرسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر مغربی دنیا نے ترقی کی ہے تو یہ ان کی سخت محنت، کوشش، دیانت اور اپنی قوم سے اخلاص اور وفا کی وجہ سے ہے۔خدا نے مغربی ممالک کو کوئی ایسی غیر معمولی صلاحیتوں سے نہیں نوازا جو دوسری قوموں میں نہ پائی جاتی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں افریقہ میں رہا ہوں۔ مَیں اس بات کا شاہد ہوں کہ افریقن لوگوں میں بہت سے غیر معمولی ذہین وعقلمند ہیں۔جب کوئی اعلیٰ تعلیم یافتہ افریقن شخص یورپ و امریکہ یا دوسرے ممالک میں جاتا ہے تو وہاں کے لوگ اس کی عقل و دانش سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔غرض کہ قدرت نے کسی سے ناانصافی نہیں کی۔یہ انسان ہی ہیں جو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کو صحیح طریق پر استعمال میں نہیں لاتے۔

حضور نے دعا کی کہ افریقن لوگ اور ان کی حکومتیں اپنی قدر و قیمت کو سمجھیں تا کہ وہ براعظم افریقہ کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کرسکیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ افریقہ میں احمدیت کی تاریخ کافی پرانی ہے۔افریقہ میں احمدیت 90 سال سے زائد عرصہ سے قائم ہے۔اور قریباً تمام افریقین ممالک میں ہمارے مشن ہاؤس قائم ہیں۔مغربی افریقہ کے کئی ممالک میں جماعت احمدیہ کے سکول، ہسپتال اور کلینکس غریب لوگوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں آپ سے سچی اور دلی محبت ہے اور مَیں جو کچھ کہہ رہا ہوں یہ میرے گہرے قلبی احساسات ہیں۔افریقہ کی ترقی جماعت احمدیہ کی ترقی کا ذریعہ ہوگی انشاء اللہ۔جب افریقن ممالک کے احمدی ترقی کرتے ہیں تو یقیناً یہ بات ہماری جماعت کی ترقی کا بھی باعث ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ افریقہ کے لئے میری دعائیں اور میرے قلبی احساسات صرف احمدیوں کی ترقی تک ہی محدود نہیں بلکہ میری خواہش ہے کہ ہر فرد بشر اچھائیوں اور کامیابیوں میں آگے بڑھے اور میری خواہش ہے کہ افریقہ کسی پہلو سے بھی دوسروں سے پیچھے نہ رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ چند سال قبل جب مَیں نے افریقن ممالک کا دورہ کیا تو مَیں نے وہاں کے احمدیوں کو اس طرف خصوصیت سے توجہ دلائی تھی کہ وہ پختہ عزم کریں کہ انشاء اللہ ہم نے ضرور ترقی کرنی ہے۔مَیں ان کو اس بات کی یاددہانی کروانا چاہتا ہوں کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انہیں ہر ممکن نیک ذریعہ کو استعمال میں لانا ہوگا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے خدا کو پہچاننا ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ آج کی اس تقریب اور اجتماع کے حوالہ سے مَیں افریقن دوستوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا کی رہنمائی کے لئے تمام صلاحیتیں آپ میں موجود ہیں۔تاہم اپنے ہر عمل میں اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ آپ کا ایک خالق ہے جس کی آپ کے ہر قول و فعل پر نظر ہے۔اس لئے کبھی کوئی ایسا کام نہ کریں جو اس کی ناراضگی کا باعث ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں اپنے احباب اور اپنے ہم وطنوں سے اور احمدیوں سے بھی ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنے خدا سے تعلق کو مضبوط کریں اور یاد رکھیں کہ اپنی آنکھیں بند کر لینے سے حقائق چھپ نہیں سکتے۔اس لئے اپنے اعلیٰ مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم بہترین منصوبہ بندی کریں۔ باہمی محبت اور خلوص کا ماحول پیدا کرنا بھی انسانی اقدار کے قیام کے لئے بہت اہم ہے۔ملکی ترقی کے لئے باہمی اخوت و محبت اور خلوص اور دیانت نہایت اہم چیزیں ہیں۔اس کے بغیر کسی ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا اور امن کے بغیر ترقی حاصل نہیں ہوسکتی۔

حضور نے تمام افریقن ممالک کے امن وسلامتی کے لئے دعا کی اور خطاب کے آخر پر حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ تعلیمات کا خاص طور پر ذکر فرمایا جن کا جماعت احمدیہ پرچار کرتی ہے۔حضورؑ نے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس لئے بھیجا ہے کہ تا خدا اور بندے کے درمیان تعلق قائم کیا جائے تا کہ حقوق اللہ کو ادا کیا جاسکے۔دوسرے آپ نے فرمایا کہ میری بعثت کا مقصد یہ ہے کہ تمام انسانوں کے درمیان محبت و پیار کا تعلق قائم کیا جائے تا کہ حقوق العباد کی ادائیگی ہوسکے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر یہ دونوں باتیں کسی ملک کے باشندوں میں قائم کر دی جائیں تو بلاشبہ ایسا ملک دنیا میں امن کی ضمانت بن جائے گا۔اور آج دنیا کی بقا کے لئے سب سے زیادہ امن کی ضرورت ہے۔اور حقیقی امن اسی وقت قائم ہوسکتا ہے جب بندے اور خدا کے درمیان تعلق قائم ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو مذہب کے نام پر جنگیں کرتے ہیں جب وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ خدا سے تعلق کی بنا پر لڑائی کرتے ہیں تو وہ غلطی پر ہیں۔ اسلام مذہب کے نام پر جنگ کرنے سے منع کرتا ہے۔ پس خدا سے سچا تعلق یہ تمام جنگوں کو ختم کرسکتا ہے۔ اسی طرح خدا سے سچا تعلق قائم کرنے کے ساتھ ساتھ باہمی اخوت و محبت اور افہام و تفہیم اور ایک دوسرے کے حقوق کو پہچاننا بھی امن کے قیام کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہم ان اصولوں کی پیروی نہیں کریں گے تو خواہ جتنی ترقی چاہے کرجائیں تباہی سے بچ نہیں سکیں گے۔ اور آج کی دنیا کی جو حالت ہے وہ یہی بتارہی ہے کہ دنیا ایک تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس لئے ہمیں دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے انتہائی کوشش کرنی ہے۔ میری دعا ہے کہ اس سلسلہ میں افریقہ کا براعظم ایک مثبت کردار ادا کرنے والا ہو۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے تمام مہمانوں کا اور پین افریقن ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا:

"Long Live Africa"

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور معزز مہمانوں کو تحائف تقسیم کئے۔ اس کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

❁❁❁❁❁

بقیہ: توہین رسالت کی سزا از صفحہ 10

قانون یہ جرائم پیدا کر رہا ہے جو پہلے شاذ و نادر تھے۔ تین بدنما حقائق کھل کر سامنے آگئے۔

(الف) بکثرت اس قانون کو کاروباری رقابت، جائیداد ہتھیانے یا کسی ذاتی انتقام کے لئے استعمال کیا گیا۔

(ب) کئی مولویوں نے بے کس لوگوں کے خلاف FIR درج کروانا ایک نفع بخش کاروبار کے طور پر اپنالیا۔

(ج) قدامت پرستوں نے عدالتوں کا گھیراؤ کر کے عدلیہ کو دباؤ میں رکھا۔'

(ڈان انگریزی 25 نومبر 2010ء)

اس مضمون کا ایک اور جملہ ہے 'کئی سالوں سے 295-C فرقہ پرست جنگجوؤں کے ہاتھوں میں ایک ہتھیار بن چکا ہے'۔

کئی سال پہلے ایمنسٹی انٹرنیشنل کی بھی یہی رائے تھی (ترجمہ) ''ان بیشتر مقدمات کا باعث ملزمان کی توہین آمیز حرکات نہیں بلکہ اقلیتی جماعتوں کے افراد سے نفرت اور ان سے ذاتی دشمنی، پیشہ ورانہ رقابت اور معاشی چپقلش ہیں''۔

(Washington Post, May 19, 2002)

اس قانون کے تحت ہزار کے قریب دائر مقدمات کی صفائی میں وزارت داخلہ کی ایک حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ:

''توہین رسالت کا قانون غلط استعمال نہیں ہوا کیونکہ کسی ملزم کو عملاً سزائے موت نہیں ہوئی۔''

(دی نیوز یکم دسمبر 2010ء)

اس بیان صفائی میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس الزام میں کتنے بے گناہ اپنی زندگیوں کے کتنے قیمتی سال بے جا طور پر جیلوں میں بند رہے اور کتنے اب بھی جرمِ بے گناہی کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اور نہ یہ بتایا گیا کہ ان عدالتوں سے رہائی پانے والے 32 افراد ماورائے قانون قتل کئے گئے۔ تاہم اس اعتراف سے یہ ضرور ظاہر ہے کہ یہ مقدمات بے بنیاد تھے اور ان میں ایسے ثبوت مہیا نہ تھے جو ملزموں کو سزاوار کرتے۔

توہین سے متعلق قانون کا غلط استعمال کوئی نئی بات نہیں۔ تورات میں اللہ تعالیٰ کی توہین قابل تعزیر تھی۔ اس قانون کے بد استعمال کا ایک واقعہ تورات میں یوں بیان ہوا ہے کہ ایک شخص کسی سے زمین کا ایک ٹکڑا خریدنے میں ناکام رہا تو اس کی بیوی نے زمین کے مالک کے خلاف سازش کی اور دو افراد کو مقرر کیا کہ وہ اس کے خلاف گواہی دیں کہ اس نے خدا پر لعنت کی ہے۔ اس گواہی پر لوگوں نے اس شخص کو سنگسار کر کے مار دیا تب زمین کے متلاشی نے مرنے والے کی زمین پر قبضہ کرلیا۔ (سلاطین 1- باب 21)

اس قانون کی آڑ لے کر ہی یہودی فریسیوں نے حضرت عیسیٰؑ کا انکار کیا اور ان کے اپنے بارے میں یہ کہنے پر کہ 'تم ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے۔ انہیں اللہ کی توہین کا مجرم قرار دیا اور قتل کا سزاوار جانا۔ چنانچہ انجیل میں لکھا ہے کہ اس پر سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑے اور کہا:

'دیکھو تم نے ابھی یہ کفر سنا ہے تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا وہ قتل کے لائق ہے۔'

(متی 64:26)

مسئلہ کے حل کے صحیح طریق

آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ صاحبِ قاب قوسین، سید الرسل، خاتم النبیین، رحمت للعالمین، سراج منیر اور قیامت تک کے لئے تمام بنی نوع انسان کے لئے اللہ کے رسول اور فرستادہ ہیں۔ آپؐ کی عظمت کا بیان ممکن نہیں کہ آپ اس کائنات کی پیدائش کا باعث ہیں۔ آپؐ کے بارے میں بار بار یہ بیان اور اس کا چرچا کہ کسی حقیر، ناچیز اور لاشے مرد یا عورت نے ملک کے کسی گاؤں یا قصبہ میں اس عظیم الشان وجود کی توہین کردی ہے کیسی عجیب اور انہونی بات ہے۔ چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک۔ لوگ تو چاند کی توہین کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن کیا یہ ممکن ہے؟ یا ایسی حرکت خود چاند پر تھوکنے والے کے چہرے کو آلودہ کرتی ہے؟

قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ ایسی باتیں کرنے والوں سے اعراض کیا جائے۔ یہ اعراض ایسی فضول باتوں کے ساتھ کہنے والوں کی بھی نفی ہے اور اس سے ان کی اہمیت جاتی رہتی ہے اور بات کرنے والا خود ہی خجل ہوکر اسے ترک کر دیتا ہے۔

قرآن کریم میں یہ ارشاد ہے کہ یقیناً بھلائی برائی کو دور کردیتی ہے (ھود 115:11) بظاہر اس آیت کے تابع توہین رسالت کے حوالے سے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا یہ ارشاد خوب ہے کہ 'وہ مذمم کہہ کر مجھے لعنت ملامت کرتے ہیں حالانکہ میرا نام محمدؐ ہے'۔

(بخاری کتاب المناقب)

یہ ارشاد مومنوں کو یہ درس دیتا ہے کہ جب مخالف نادانی اور شرارت سے آپؐ کی توہین کی کوشش کریں تو اس کا جواب آنحضور ﷺ کی سیرت مبارکہ کا بیان ہے جس کا علم مخالف کو آپ کی تعریف پر مجبور کردے گا۔ پس مخالفین کے دلوں میں چھائے اندھیروں کو دور کرنے کے لئے سیرت محمدیہ کی روشنی کو بکثرت عام کرنا اور لاعلموں کو آپؐ کی روشن ترین سیرت سے آگاہ کرنا اس مسئلہ کا ایک حقیقی اور مستقل حل ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ امن و سلامتی کے پیغامبر تھے۔ آپ کو مجبوراً دشمنوں کے حملوں کے جواب میں جنگی کارروائی کرنی پڑی ورنہ آپ نے کسی کے خلاف ازخود تلوار نہیں اٹھائی۔ آپ کی پیش خبری کے عین مطابق ظاہر ہونے والے امام مہدی اور مسیح موعود نے یَضَعُ الْحَرْب کی خبر کے مطابق آج تلوار کے جہاد کے التوا اور دنیا کو قلم سے فتح کرنے کا اعلان فرمایا۔ یہ خدائی فیصلہ تھا اور اس پر عمل دنیا کے امن و سکون کا ضامن۔ اور یہی وہ طریق تھا کہ جو آنحضرت ﷺ پر بے جا الزام تراشی کرنے والوں کا منہ بند کر کے توہین رسالت کا سلسلہ مسدود کرسکتا تھا۔ لیکن افسوس اس آسمانی فیصلہ کی خلاف ورزی کی گئی اور جنگ کی راہ اپنائی گئی جس نے تشدد، خودکش حملوں، بم دھماکوں اور قتل و غارت کا بازار گرم کر کے دشمنوں کو اسلام، مسلمانوں اور پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف زبان درازی اور توہین پر اکسایا۔ اس راستہ کو ترک کرنا بھی توہین رسالت کی ان کوششوں کے خاتمہ کی راہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا توہین رسالت کرنے والوں سے اعراض

قرآنی تعلیم کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دور میں آنحضرت ﷺ کی توہین کرنے والوں سے اعراض کا طریق رکھا۔ ایک آریہ پنڈت لیکھرام جو آنحضورؐ کے خلاف دشنام دہی کرتا تھا ایک سفر میں آپ کو ملا اور دو بار آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا اور بعد میں فرمایا 'ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کہتا ہے'۔

آریوں کی منعقدہ ایک مجلس میں جس میں آپ کے ساتھیوں کو دعوت دے کر بلایا گیا تھا مقررین نے آنحضور ﷺ کے بارہ میں نازیبا کلمات کہے۔ آپ کو علم ہوا تو آپ اپنے ساتھیوں پر سخت ناراض ہوئے کہ ایسی مجلس سے کیوں فوراً اُٹھ کر نہیں آئے۔ اس بارہ میں آپ کے دلی احساسات کا درج ذیل تحریر سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے:

جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہوکر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو برے الفاظ میں یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کرسکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کرسکتے جو ہمارے پیارے نبیؐ پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔

(پیغام صلح روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 458)

حضرت مسیح موعودؑ کا توہین رسالت کا غم اپنی جان پر لینا

توہین رسالت کی ہر ناپاک کوشش مومنوں کے دل کو شدید صدمہ پہنچاتی ہے۔ اس صدمہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح اپنی جان پر لیا، وہ آپ کی درج ذیل تحریروں سے خوب روشن ہے اور سب مومنوں کے لئے ایسے حالات میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

1۔ ''اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کرلیتے تو وَاللّٰہ ثُمَّ وَاللّٰہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دُکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول ﷺ کی کی گئی، دُکھا''۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 52)

اسی طرح فرمایا:۔

2۔ ''میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھے نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک ﷺ کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو حضرت خیر البشر ﷺ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم! اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کردیئے جائیں اور خود میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلاء عظیم سے نجات بخش''۔

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 15)

(باقی آئندہ)

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

GREAT NEWS
We at Wimbledon Solicitors are pleased to announce that we have been granted Legal Aid franchise in Immigration (including Asylum) cases, all Family matters, Crime and Employment. We have specialist lawyers in all fields who are waiting to help you. Please contact us for further details and an appointment
Tel: Nos: 020 8543 3302 (Wimbledon Office) or 020 8767 0800 (Tooting Office)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

ایک ضروری تصحیح

ایک گزشتہ اشاعت (2/جولائی 2010ء) کے اسی کالم میں محترم قریشی محمد عبداللہ صاحب کا ذکرِخیر اُن کے بیٹے مکرم احسان قریشی صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس مضمون میں یہ امر خلاف واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ محترم قریشی صاحب اپنے ہمراہ زرکثیر قادیان سے لاہور لائے تھے۔ چنانچہ ''تاریخ احمدیت'' (جلد نہم صفحہ 720) سے محترم قریشی صاحب مرحوم کی ہی ایک تحریر اختصار سے پیش ہے:

مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب کا بیان ہے کہ ''حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارشاد تھا کہ محاسب صدر انجمن احمدیہ (مرزا عبدالغنی صاحب) فوراً لاہور بذریعہ ہوائی جہاز چلے جائیں اور اپنے ساتھ کوئی ہوشیار کارکن جسے وہ پسند کریں ساتھ لے جائیں اور وہاں دفتر محاسب و امانت set کریں اور اپنے ساتھ روپیہ بھی لیتے جائیں۔ چنانچہ مرزا عبدالغنی صاحب 19/اگست 1947ء کو جمعہ کی نماز کے بعد مسجد سے دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے خزانہ کا روپیہ لے کر دارالانوار پہنچ گئے اور بذریعہ ہوائی جہاز لاہور روانہ ہوگئے۔ آپ نے روانگی سے قبل خاکسار کو جو اس وقت دفتر محاسب و امانت کا ہیڈ کلرک تھا، ہدایت فرمائی کہ کل صبح نماز فجر کے معاً بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ سے ہدایات لے کر لاہور پہنچ جاؤں جس کی تعمیل میں خاکسار دوسرے دن 20/اگست کو ہفتہ کے روز نماز فجر مسجد اقصیٰ میں ادا کرتے ہی حضرت صاحبزادہ صاحبؓ موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا اور اندر چِٹ اپنے نام کی بھیج کر ہدایت چاہی جس پر حضرت میاں صاحب نے سرخی سے نوٹ فرمایا: ''لاہور ابھی چلے جائیں۔ جہاز دارالانوار میں تیار ہوگا۔ اپنے ساتھ صرف دفتر کا ضروری سامان دفتر چلانے کے لئے جو دس سیر سے زائد نہ ہو لے جاسکتے ہیں''۔

میں بجائے اس کے گھر جاتا جو وہاں سے صرف پانچ چھ منٹ کا راستہ تھا دفتر محاسب پہنچا اور وہاں سے کچھ رسیدات اور دو ایک ضروری رجسٹر ساتھ لئے اور خزانہ کے پہرہ دار کو کہا کہ میرے گھر پیغام دیدیں کہ مَیں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں لاہور جارہا ہوں۔ میں بھاگا بھاگا دارالانوار پہنچا۔ وہاں مسجد دارالانوار کے پاس جہاز اڑان کے لئے سٹارٹ ہوچکا تھا۔ اس کے پائلٹ سید محمد احمد صاحب تھے۔ مَیں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی چِٹ اُن کو دی تو انہوں نے ایک آدمی کو جو پہلے جہاز میں لاہور جانے کے لئے بیٹھا تھا اُتار دیا اور مجھے اس میں بٹھالیا۔ میں نے رجسٹر وغیرہ جہاز میں رکھے اور جہاز میں بیٹھ گیا۔ میرے بیٹھتے ہی جہاز لاہور کے لئے اڑان کر گیا۔ لاہور ہم صرف نصف گھنٹہ میں پہنچ گئے۔ یہاں ہوائی اڈہ پر مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ مجھے انہوں نے اپنی کار میں بٹھایا اور کوٹھی 23 ٹمپل روڈ لاہور میں (جو صدر انجمن کی ملکیت ہے) پہنچے۔ یہاں اس وقت لاہور شہر اور بیرونجات سے احمدی احباب فسادات کے سلسلہ میں حملوں اور شہر میں جولُوٹ مار ہورہی تھی کے باعث مکرم شیخ صاحب سے مشورے کرنے آرہے تھے۔ مجھے تو حکم ہوا کہ میں وہاں کوٹھی میں دفتر قائم کرلوں اور جو احباب چندہ جات وغیرہ دیتے ہیں، اُن سے چندہ لینا شروع کردوں۔ مَیں نے باوجودیکہ کوٹھی میں تل دھرنے کو بھی جگہ نہ تھی ایک کونے میں کرسی لگا کر کام شروع کردیا۔ چونکہ ابھی قادیان کی حفاظت کے سلسلہ میں سامان اور رضاکار بھجوائے جارہے تھے جس کے لئے شیخ صاحب مکرم پہلے پرچی جاری کرتے اور محاسب صاحب کی تصدیق سے مَیں ادائیگی کردیتا تھا۔......''

انڈیکس 2010ء

2010ء کے دوران ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بننے والے مضامین کا تفصیلی انڈیکس ذیل میں پیش ہے۔ اس کی تیاری میں اگرچہ ہرممکن احتیاط برتی گئی ہے تاہم کسی فروگذاشت کی صورت میں ادارہ معذرت خواہ ہے۔

یکم جنوری 2010ء-شمارہ 01

☆ جماعت احمدیہ برطانیہ کا ''خلافت سوونیئر''
☆ حضرت سیّدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا کی خلفاء کرام سے وابستہ چند یادیں ازمکرمہ امۃ المجیب جاوید صاحبہ
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی شفقت
ازمکرم احمد جواد مخدوم صاحب بھیروی
☆ مکرم رانا فیروز خاں صاحب ازمکرم نذیر احمد سانول صاحب
☆ اعزاز......محترمہ قریشہ سلطانہ صاحبہ المعروف بیگم شفیع احمد
☆ مکرم عبدالحمید خلیق صاحب کے کلام سے انتخاب:
''مناؤ جشنِ مسرّت کہ سالِ نو آیا''
☆ مکرم حکیم خلیل احمد مونگھیری صاحب کے کلام سے انتخاب:
''تیری ذات پاک ہے اے خدا تیری شان جلّ جلالہٗ''

08/جنوری 2010ء-شمارہ 02

☆ حضرت منشی گلاب خانصاحبؓ ازمکرم غلام مصباح صاحب
☆ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ ازمکرمہ جمیلہ رانا صاحبہ
☆ مکرمہ استانی زبیدہ بیگم صاحبہ ازمکرمہ ب۔م سید صاحبہ
☆ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے کلام سے انتخاب
''دل کو رنگِ خدانمائی دوں''
☆ مکرم ظفر محمد ظفرؔ کے کلام سے انتخاب
''وہ پاک ہستی وہ ذات والا''

15/جنوری 2010ء-شمارہ 03

☆ محترم ڈاکٹر محمد اسحاق بقاپوری صاحب
ازمکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب
☆ مکرم احمد تیجان جالو صاحب ازمکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب
☆ اعزاز۔ مکرمہ عائشہ احمد صاحبہ
☆ مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کے کلام سے انتخاب
''اپنی آنکھوں میں جو تصویر لئے پھرتا ہوں''
☆ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا کلام
''ہائے وہ سر جو رہِ یار میں قربان نہ ہو''

22/جنوری 2010ء-شمارہ 04

☆ حضرت منشی سلطان عالم صاحبؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ مکرم چوہدری محمد علی بھٹی صاحب
ازمکرم احسان علی سندھی صاحب
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب
''بے حسی کا اک سماں ہے کیا کہوں''
☆ مکرم فاروق محمود صاحب کے کلام سے انتخاب
''جنونِ عشق کی گرمی سے ہم کو آشنا کردے''

29/جنوری 2010ء-شمارہ 05

☆ نوبیل انعام
☆ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب
ازمکرمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ
☆ مکرم فاروق محمود صاحب کے کلام سے انتخاب
''وہی ہے قادر یہ پھر بتایا، کہ جس نے تھاما نظام تجھ کو''

05/فروری 2010ء-شمارہ 06

☆ خلفائے سلسلہ کی ازواج
☆ محترم حکیم خلیل احمد مونگھیری صاحب کے کلام سے انتخاب
''مرضیٔ دوست پہ سو جاں سے فدا ہوجانا''
☆ مکرم ارشاد عرشی ملک صاحب کے کلام سے انتخاب
''سب سے اوّل جس نے تھا حق کو پہچانا......عورت تھی''

12/فروری 2010ء-شمارہ 07

☆ بغیر انجن کی گاڑی میں سوار۔ مرتبہ مکرم احمد طاہر مرزا صاحب
☆ جلسہ قادیان کی یادیں ازمکرم نذیر احمد سانول صاحب
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ازمکرمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب
''حسیں دلربا ہیں خلافت کی باتیں''
☆ مکرم عبدالسلام صاحب کے کلام سے انتخاب
''نکتہ ور اٹھیں گے لاکھوں اَور بھی''

19/فروری 2010ء-شمارہ 08

☆ نماز میں حضور قلب حاصل کرنے کا طریق بزبان حضرت مسیح موعودؑ ازحضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحبؓ
☆ مکرم محمد یار صاحب ازمکرمہ عبدالقدیر قمر صاحب
☆ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ ازمکرم منصور احمد صاحب
☆ مکرم ملک محمود احمد صاحب ازمکرمہ ع۔ص۔ صاحبہ
☆ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کے کلام سے انتخاب
''روز رودادِ جاں کنی لکھنی''
☆ مکرم میر اللہ بخش صاحب کی نظم سے انتخاب
''تو مہدیٔ موعودؑ کا فرزند گرامی''

26/فروری 2010ء-شمارہ 09

☆ آنحضرت ﷺ کی شان میں غیرمسلموں کا خراج عقیدت مرسلہ مکرمہ جویریہ شریف چوہدری صاحبہ
☆ تاریخ احمدیت ناروے کا ایک ورق۔
پہلی نارویجین احمدی مسز آمنہ ٹامسن صاحبہ
☆ محترم چودھری محمد علی صاحب مضطرؔ کی نظم سے انتخاب
''اے حسن طلب! اے آخرِ شب! دیدۂ نم! اے ابرِ کرم!''
☆ مکرمہ بنت محمود صاحبہ کی اپنے والد کی یاد میں نظم سے انتخاب
''وہ سطوت و جبروت کا اک کوہِ گراں تھا''

05/مارچ 2010ء-شمارہ 10

☆ خلفائے احمدیت اور مباہلہ ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب
☆ مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب کی نظم سے انتخاب
''اٹھ رہا ہے حجاب آدھی رات''
☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کے کلام سے انتخاب
''ہیں زلزلہ زدگاں کو وہ دِمن، ساحل پہ سمندر کی یلغار''
☆ مکرم احسان اللہ قمر صاحب کی نظم سے انتخاب
''پابند سلاسل جسم سہی تری روح نہیں ایمان نہیں''
☆ محترم چودھری محمد علی مضطرؔ عارفی صاحب
''جاگ اے شرمسار! آدھی رات''

12/مارچ 2010ء-شمارہ 11

☆ محترم سید عبدالرحیم شاہ صاحب
ازمکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب
☆ محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب
ازمکرم پروفیسر محمد سمیع طاہر صاحب
☆ گلیلیو ازمکرمہ نائلہ نذیر صاحبہ
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب
''حسن و احسان کی شمع نہیں بجھنے پائے''

19/مارچ 2010ء-شمارہ 12

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع سنت نبوی ﷺ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ مکرم عبدالسلام صاحب کے کلام سے انتخاب
''زمین و آسماں بدلے، رُخِ شمس و قمر بدلا''

26/مارچ 2010ء-شمارہ 13

☆ فونوگراف ازمکرم شفیق عادل صاحب
☆ کتابوں کی دنیا اور اس کے ''سیاح''
ازمحترم مولانا دوست شاہد صاحب
☆ ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب ازمکرم محمد زکریا ورک صاحب
☆ محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم سے انتخاب
''اے مسیح، اے عظمتِ اسلام کے زندہ نشاں''
☆ محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی نظم سے انتخاب
''عکسِ جمیل و صورتِ زیبا و وقار''

02/اپریل 2010ء-شمارہ 14

☆ حضرت قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانویؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ مکرم قریشی محمد شفیع عابد صاحب درویش
ازمکرم قریشی محمد کریم صاحب
☆ جماعت احمدیہ امریکہ کی مالی قربانیاں
ازمکرم مبارک احمد ملک صاحب
☆ محترمہ خدیجہ سلطانہ صاحبہ کی نظم سے انتخاب
''اے خلیفۃ المسیح......تجھ پہ قرباں ہم سبھی''
☆ مکرم ملک منیر احمد ریحان صابر صاحب کا کلام
''حسرت و یاس میں گل کھلیں گے کبھی''
☆ مکرم اسحٰق ظفر صاحب کے کلام سے انتخاب
''ہم وہ نہیں کہ جن سے زمینیں وفا کریں''
☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کے کلام سے انتخاب
''تو اور تیری ارض و سمٰوت پر نظر''

09/اپریل 2010ء-شمارہ 15

☆ محترم محمد عیسیٰ جان خانصاحب ازمکرم رشید الدین صاحب
☆ جامعہ احمدیہ قادیان ازمحترم مولانا منیر احمد خادم صاحب
☆ مسمریزم ازڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ
☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کے کلام سے انتخاب
''آ پھر سے کریں یار طرحدار کی باتیں''
☆ ر۔ش کے کلام سے انتخاب
''خلافت روح ایماں ہے''

16/اپریل 2010ء-شمارہ 16

☆ حکم اطاعت اور جماعت احمدیہ (غیروں کے اعترافات)
ازمکرم ریاض محمود باجوہ صاحب
☆ محترمہ حشمت بی بی صاحبہ ازمکرم محمد نصراللہ خان صاحب
☆ محترم ملک مختار احمد صاحب مکرم ریاض احمد ملک صاحب
☆ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا کلام:
''حسن اپنا ہی نظر آیا تو کیا نظر آیا''

23/اپریل 2010ء-شمارہ 17

☆ حضرت حاجی فیض الحق خانصاحبؓ
ازمکرم احسان الحق خان صاحب
☆ مکرم میجر عبداللطیف صاحب از رانا مبارک احمد صاحب
☆ سکواش کے عالمی چیمپئن جہانگیر خان ازمکرم قیصر محمود صاحب
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحب کے کلام سے انتخاب
''خلافت نعمت عظمیٰ ہے رحمت اور برکت ہے''
☆ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کے کلام سے انتخاب
''چین و آرام سے جنّتی ہو بسر ہوجائے''

30/اپریل 2010ء-شمارہ 18

☆ حضرت قاری غلام مجتبیٰ صاحب چینیؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ مکرم ہمایوں وقار صاحب ازمکرم سعید احمد ناصر صاحب
☆ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کے کلام سے انتخاب
''اگر جیئے تو یہ کارِ محال کرنا ہے''

07/مئی 2010ء-شمارہ 19

☆ حضرت چوہدری برکت علی خانصاحبؓ
ازمکرم رانا سعید احمد خان صاحب

☆ محترم محمد ظفر اللہ وڑائچ صاحب
ازمکرم ریاض محمود باجوہ صاحب
☆ ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب ازمکرم محمد زکریا ورک صاحب
☆ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کے کلام سے انتخاب
''دل کی ہر بات اک سراب ہوئی''
☆ مکرمہ ڈاکٹر شہناز اختر صاحبہ کے کلام سے انتخاب
''خلافت کا مقدس سائباں ہم پر سدا رکھنا''
☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کے کلام سے انتخاب
''بیچ دیا ہے خود کو، یعنی بیعت کا اقرار ہوا''
☆ مکرم ملک منیر احمد ریحان صابر صاحب کی نظم سے انتخاب
''خلافت نعمت اولیٰ، خلافت فضل ربانی''

14/مئی 2010ء-شمارہ 20

☆ رسول اللہ ﷺ کے تبرکات ازلقمان احمد کشور صاحب
☆ محترم چودھری محمد شفیع صاحب از نذیر احمد سانول صاحب
☆ ربوہ کے لنگر خانوں میں روٹی پلانٹ کی تنصیب
ازمکرم محمد اسلم صاحب
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کے کلام سے انتخاب
''کسی گلی کا نہ کوچے کا پھر اسیر ہوا''

21/مئی 2010ء-شمارہ 21

☆ مین آف دی میچ ازمکرم شیخ نثار احمد صاحب
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ازمکرم مامون الرشید ڈوگر صاحب
☆ دعا کے متعلق ایک غلط طریق اور رسم از حضرت مصلح موعودؓ
☆ ڈاکٹر مہدی علی چودھری صاحب کے کلام سے انتخاب
''نورِ دیں، نورِ مجسم، مظہرِ نورِ ہدیٰ''
☆ مکرم شاہد منصور صاحب کے کلام سے انتخاب
''مشیت نے یہ چاہا جب نوازے ارضِ عالم کو''

28/مئی 2010ء-شمارہ 22

☆ خلفاء احمدیت کی یادیں ازمکرم ڈاکٹر عبدالرؤف خان صاحب
☆ مکرم انجینئر ابراہیم نصر اللہ درانی صاحب
ازمکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب
☆ خلفاء کی یادوں کی مہک ازمکرم محمود احمد ورک صاحب
☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کے کلام سے انتخاب
''ازل سے ہم نے قدرت کا یہی دستور دیکھا ہے''
☆ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب کے کلام سے انتخاب
''خلافت کی اطاعت میں سرِ تسلیم خم رکھنا''

04/جون 2010ء-شمارہ 23

☆ رہتاس ضلع جہلم کے صحابہؓ ازمکرم مصباح بلوچ صاحب
☆ چینل ٹنل ازمکرم طاہر احمد وجاہت صاحب
☆ مکرم احمد منیب صاحب کے کلام سے انتخاب
''آنکھ والوں کے لئے دل میں کدورت تو نہیں''
☆ ایک نظم سے انتخاب
''وفور یاس سے انساں بہل بھی سکتا تھا''
☆ محترم چوہدری محمد علی مضطر عارفی صاحب کی نظم سے انتخاب
''آئنے کا دل نہ اب چیریں بہت''

11/جون 2010ء-شمارہ 24

☆ حضرت میر مردان علی صاحبؓ ازمکرم غلام مصباح صاحب
☆ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ ازمکرمہ ن ۔ جہاں صاحبہ
☆ مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب کی نظم سے انتخاب
''اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر''
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کے کلام سے انتخاب
''آپ کے در پر آتے جاتے کتنے موسم بیت گئے''

18/جون 2010ء-شمارہ 25

☆ حضرت حافظ قدرت اللہ خان صاحبؓ اور حضرت قمر النساء بیگم صاحبہؓ ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ مکرم خواجہ عبدالکریم خالد صاحب درویش
ازمکرم عبدالباسط بٹ صاحب
☆ محترم ڈاکٹر منظور احمد صاحب
ازمحترم چوہدری شبیر احمد صاحب
☆ مکرم فیض چنگوی صاحب کے کلام سے انتخاب
''صداقت کا پرچم اڑاتا ہوا چل''

25/جون 2010ء-شمارہ 26

☆ حضرت بابو جمال الدین کلیم صاحبؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ حضرت مولوی سلطان محمود صاحبؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ صحافی وناول نگار جناب قمر اجنالوی صاحب
☆ محترم چوہدری محمد علی مضطر عارفی صاحب کی نظم سے انتخاب
''کہہ رہا تھا نہ سن رہا کوئی''

02/جولائی 2010ء-شمارہ 27

☆ محترم قریشی محمد عبداللہ صاحب
ازمکرم ڈاکٹر احسان اللہ قریشی صاحب
☆ محترم حکیم محمد یار صاحب آف جل بھٹیاں
ازمکرم حوالدار عبدالخالق صاحب
☆ البیرونی مؤرخ اور جغرافیہ دان ازمکرم محمد زکریا ورک صاحب
☆ مکرم مولانا مقبول احمد صاحب قریشی ازمکرمہ م ۔ ن صاحبہ
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کے کلام سے انتخاب
''تمہارے آنے کی خبریں ہیں جب سے جوبن میں''
☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے کلام سے انتخاب
''جب بھی ہو حضرتِ اقدس کا کوئی سجدہ دراز''
☆ مکرم ایس ۔ اے ۔ ملک صاحب کے کلام سے انتخاب
''اب کے ملی ہے زندگی اس سے ملا کے رنگ''

09/جولائی 2010ء-شمارہ 28

☆ مکرمہ نسیمہ رحمٰن دہلوی صاحبہ ازمکرم فضل الرحمٰن صاحب
☆ سکواش ازمکرم وقاص احمد چوہدری صاحب
☆ مکرمہ ڈاکٹر شہناز اختر صاحبہ کے کلام سے انتخاب
''خلافت آسماں سے ایک نعمت کبریائی ہے''

16/جولائی 2010ء-شمارہ 29

☆ حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ
☆ حضرت حاجی عبدالحمید خان صاحبؓ ازمکرم منیب احمد صاحب
☆ مکرم سید محمود احمد صاحب آف برازیل
ازمکرم اقبال احمد نجم صاحب
☆ محترم ملک محمد جہانگیر جوئیہ صاحب
ازمکرم نصیر احمد بدر صاحب
☆ مکرم عبدالجلیل عباد صاحب کے کلام سے انتخاب
''کچھ عجب منظر زمیں پر جلوہ گر ہونے کو ہیں''

23/جولائی 2010ء-شمارہ 30

☆ حضرت مولوی حافظ محمد صاحبؓ
☆ حضرت امیر بی بیؓ عرف مائی کاکو ازمکرمہ الف منان قمر صاحبہ
☆ محترم شیخ راشد احمد صاحب ازمکرمہ روبینہ احمد صاحبہ
☆ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ ازمکرم منیر احمد ملک صاحب
☆ مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کے کلام سے انتخاب
''نورِ دیں صدیق ثانی پیکرِ صدق وصفا''

30/جولائی 2010ء-شمارہ 32-31

☆ درود شریف کی برکات ازمکرم نذیر احمد سانول صاحب
☆ حضرت سیدہ چھوٹی آپاؒ ازمحترم میر محمود احمد ناصر صاحب
☆ احمدیت کے پھل:
(مکرمہ سائرہ احمد صاحبہ+مکرمہ لئیقہ ایس احمد صاحبہ)
☆ حضرت حکیم مولوی نظام الدین صاحبؓ
ازمکرم ضیاء الدین ضیاء صاحب
☆ معلّم شریف جمعہ صاحب آف کینیا
ازمکرم مظفر احمد درّانی صاحب
☆ فتنۂ تاتار اور سانحہ بغداد ازمکرم خالد احمد صاحب
☆ محترم رشید قیصرانی صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''یہ داستاں عجب ہے، یہ صد سالہ داستاں''
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم سے انتخاب
''عرشی مری طرح سے سبھی کو ہے اعتبار''

13/اگست 2010ء-شمارہ 33

☆ حضرت منشی معراج الدین صاحب
☆ مکرم چوہدری محمد حنیف ساہی صاحب
ازمکرم عبدالرحمٰن ساہی صاحب
☆ محترم صوبیدار صلاح الدین رشید صاحب
ازمکرمہ ط ۔ شکیل صاحبہ ومکرمہ عطیہ دین صاحبہ
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی نظم سے انتخاب
''سو سال خلافت جو تسلسل سے رواں ہے''
☆ مکرم عبدالکریم خالد صاحب کی نظم سے انتخاب
''سدا مہکو چمن میں اے بہار والے مرے پیارو''

20/اگست 2010ء-شمارہ 34

☆ حضرت شیخ مولوی فضل حسین صاحبؓ
☆ محترمہ گلنار بیگم صاحبہ ازمکرم عبدالقدیر قمر صاحب
☆ اونٹ ازمکرم راشد احمد باجوہ صاحب
☆ مکرم خلیل احمد آذر صاحب کی نظم سے انتخاب
''یہ معجزہ ہے خدا کا نہیں زِ روئے نجوم''

27/اگست 2010ء-شمارہ 35

☆ محترم میاں عبدالحئی صاحب ازمکرمہ ر ۔ کوثر صاحبہ
☆ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب
ازمکرم انور ندیم علوی صاحب

3/ستمبر 2010ء-شمارہ 36

☆ حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ
☆ تلاوتِ قرآن کی فضیلت ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب
ازمکرم شریف احمد بانی صاحب
☆ محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم سے انتخاب
''حوصلے سے عزم سے ہم نے گزاری یہ صدی''
☆ ڈاکٹر مہدی علی چوہدری صاحب کی نظم سے انتخاب
''اے ناصرِ دیں، فاتحِ دیں، نافلۂ موعود''

10/ستمبر 2010ء-شمارہ 37

☆ حضور کا دورہ بورکینا فاسو ازمکرم ظفر اقبال ساہی صاحب
☆ حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
☆ عزیزم احمد چودھری کی یاد میں ازمکرمہ ث ۔ آرائیں صاحبہ
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی نظم سے انتخاب
''شاید یہ میری عمر کا ہو آخری رمضان''

17/ستمبر 2010ء-شمارہ 38

☆ حضرت عطاء الٰہی صاحبؓ
☆ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب ازمکرمہ ط ۔ بشیر صاحبہ
☆ حضرت رسول بی بی صاحبہؓ ازمکرمہ م ۔ نصیر چوہدری صاحبہ
☆ مکرم ایچ آر ۔ ساحر صاحب کی نظم سے انتخاب
''یہ ذکر ماہ وسال نہیں، ہے صدی کی بات''

24/ستمبر 2010ء-شمارہ 39

☆ حضرت میاں ابراہیم صاحبؓ پنڈوری
☆ دوالمیال میں جماعت احمدیہ ازمکرم ریاض احمد ملک صاحب
☆ محترم محمد شفیع صاحب زیروی ازمکرمہ الف ۔ قدوس صاحبہ
☆ ماہنامہ ''مصباح'' میں ایک نظم سے انتخاب
''جو برسوں سے شمعِ ہدیٰ جل رہی ہے''

یکم اکتوبر 2010ء-شمارہ 40

☆ حضرت شیخ خدا بخش صاحب لائلپوریؓ
ازمکرم ملک محمد شریف صاحب
☆ پُراسرار جزائر برمودہ ازمکرم سید محمود صادق شیرازی صاحب
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کے کلام سے انتخاب
''ہم نے اک مرد باخدا دیکھا''

8/اکتوبر 2010ء-شمارہ 41

☆ حضرت ڈاکٹر عمر الدین صاحبؓ افریقی
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ محترم مولوی فضل کریم صاحب تبسم ازمکرم محمد احمد فہیم صاحب
☆ محترم مولوی نذیر احمد صاحب راجوروی
ازمکرم فضل احمد شاہد صاحب
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے پوتے کی پیدائش پر مکرم مبارک احمد عابد صاحب کے ہدیۂ تہنیت سے انتخاب
''وہ ابرِ بہار آیا ہے مسرور ہوا دل''

15/اکتوبر 2010ء-شمارہ 42

☆ حضرت حکیم محمد چراغ الدین صاحبؓ
☆ مکرم ڈاکٹر چودھری محمد نواز صاحب ازمکرمہ ث ۔ حمید صاحبہ
☆ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ ازمکرم ملک نثار احمد صاحب
☆ مکرم فاروق محمود صاحب کی نظم سے انتخاب
''یہ وہ بازار کہ ہر دام خوشی سے حاضر''

22/اکتوبر 2010ء-شمارہ 43

☆ حضرت شیخ محمد شفیع سیٹھی صاحبؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ محترم مظفر حسن صاحب ازمکرمہ ص ۔ حسن صاحبہ

☆ محترم چودھری شبیر احمد صاحب کی نظم ''تحریک جدید''
''کہنے کو ہے جدید مگر ہے قدیم ہی''

29/اکتوبر 2010ء-شمارہ 44

☆ حضرت ملک عطاء اللہ صاحبؓ ازمکرم اویس ربّانی صاحب
☆ حضرت شیخ اللہ بخش صاحبؓ آف بنوں
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ مکرم انصر رضا صاحب کی نظم سے انتخاب
''جری اللہ فی حلل الانبیاء ہے''

5/نومبر 2010ء-شمارہ 45

☆ حضرت حافظ محمد امین صاحبؓ ۔ جہلم
☆ حضرت عائشہ بیگم صاحبہؓ اہلیہ حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
☆ ڈاکٹر جان الیگزینڈر رڈوئی ازمکرم کریم ظفر ملک صاحب

12/نومبر 2010ء-شمارہ 46

☆ حضرت چوہدری غلام حیدر صاحبؓ
ازمکرم مغفور احمد منیب صاحب
☆ محترم فتح محمد صاحب کا قبول احمدیت ازمکرمہ ر ۔ شکور صاحبہ
☆ مکرم چودھری محمد علی مضطر عارفی کی نظم سے انتخاب
''بس اک اشک سے دھل گئے سارے سینے''

19/نومبر 2010ء-شمارہ 47

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
ازمکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب
☆ مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کی خلیفۂ وقت کی اطاعت
ازمکرم محمد اسماعیل منیر صاحب

26/نومبر 2010ء-شمارہ 48

☆ حضرت مولوی ابوالحسن صاحب بزدارؓ
ازمکرم عبدالباسط صاحب
☆ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب
ازمکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب کی نظم سے انتخاب
''اے حریم قدس میں روشن صداقت کے چراغ''

3/دسمبر 2010ء-شمارہ 49

☆ محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب
ازمکرم نصیر احمد کھرل صاحب+مکرم طارق محمود صاحب+مکرم لئیق احمد عاطف صاحب+مکرم نذیر احمد خادم صاحب+مکرم انور ندیم علوی صاحب+مکرم محمود مجیب اصغر صاحب
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کی نظم سے انتخاب
''رخصت ہوا منان خدا دیکھ رہا ہے''
☆ مکرم صادق احمد باجوہ صاحب کی نظم سے انتخاب
''ظلم کی رات کٹی صبح نمودار ہوئی''

10/دسمبر 2010ء-شمارہ 50

☆ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی
ازمکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب
☆ حضرت ملک برکت علی صاحبؓ
☆ محترم عنایت اللہ خالد صاحب ازمکرم محمد طارق محمود صاحب
☆ مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب کی نظم سے انتخاب
''تیرے سائے کا اثر بولتا ہے''

17/دسمبر 2010ء-شمارہ 51

☆ حضرت ملک مولا بخش صاحبؓ
☆ حضرت چودھری سلطان علی صاحبؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ جامعہ احمدیہ سے جڑی یادیں
ازمحترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب
☆ ڈاکٹر امۃ الرحمٰن احمد غزل صاحبہ کی نظم سے انتخاب
''سو سال مبارک ہوں، خلافت ہو مبارک''

24/دسمبر 2010ء-شمارہ 52

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے قیمتی نسخہ جات طبی مہارت اور خدمت خلق ازمکرم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب
☆ حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحبؓ
ازمکرم محمد اعظم اکسیر صاحب

31/دسمبر 2010ء-شمارہ 53

☆ ایک ضروری تصحیح
☆ انڈیکس الفضل ڈائجسٹ 2010ء

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

7th January 2011 – 13th January 2011

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273

Friday 7th January 2011

00:00	MTA World News & Khabranama
00:35	Tilawat
00:45	Insight & Science and Medicine Review
01:20	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th November 1995.
02:25	Historic Facts
02:55	MTA World News & Khabranama
03:35	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th January 1995.
04:55	Huzoor's Jalsa Salana Address: an address delivered on 21st June 2008 in America.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Historic Facts
07:05	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:35	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor.
08:40	Siraiki Muzakarah
09:30	Rah-e-Huda
11:00	Indonesian Service
11:55	Tilawat
12:05	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00	Live Friday sermon: delivered by Huzoor from Baitul Futuh Mosque, London.
14:05	Dars-e-Hadith
14:15	Bengali Service
15:10	Real Talk
16:10	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Seerat Sahaba Rasool
18:10	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	Friday Sermon [R]
21:45	Science and Medicine Review & Insight
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday 8th January 2011

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:30	Tilawat
00:40	International Jama'at News
01:10	Liqa Ma'al Arab: rec. on 29th November 1995.
02:20	MTA World News & Khabarnama
02:55	Friday Sermon: rec. on 7th January 2010.
04:05	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:25	Rah-e-Huda
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:00	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:35	Huzoor's Jalsa Salana Address
09:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 25th October 1996.
10:00	Friday Sermon [R]
11:10	Indonesian Service
12:10	Tilawat
12:20	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55	Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
13:55	Bangla Shomprochar
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor.
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:15	Yassarnal Qur'an [R]
18:35	Arabic Service
20:35	International Jama'at News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]
23:50	Friday Sermon [R]

Sunday 9th January 2011

01:05	MTA World News & Khabarnama
01:40	Tilawat
01:45	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th November 1995.
03:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
03:15	Friday Sermon: rec. on 7th January 2011.
04:20	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:55	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
07:25	Zinda Log
07:50	Faith Matters
08:55	Huzoor's Jalsa Salana Address
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 8th February 2008.
11:55	Tilawat
12:05	Yassarnal Qur'an
12:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
16:15	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30	Faith Matters [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	Attractions of Canada
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:20	Ashab-e-Ahmad

Monday 10th January 2011

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat
00:45	Yassarnal Qur'an
01:15	International Jama'at News
01:45	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
02:10	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th December 1995.
03:15	MTA World News & Khabarnama
03:50	Friday Sermon: rec. on 7th January 2011.
04:55	Faith Matters
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:10	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:30	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:50	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th April 1999.
09:55	Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon, delivered on 29th October 2010.
11:00	Jalsa Salana Speeches
11:50	Tilawat
12:00	International Jama'at News
12:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon: rec. on 8th April 2005.
15:15	Jalsa Salana Speeches [R]
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 6th December 1995.
20:30	International Jama'at News
21:05	Rah-e-Huda [R]
22:45	Friday Sermon [R]

Tuesday 11th January 2011

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:40	Tilawat
00:50	Insight & Science and Medicine Review
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 6th December 1995.
02:35	Dars-e-Hadith
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:35	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th April 1999.
04:40	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
05:10	Huzoor's Jalsa Salana Address
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:35	Science and Medicine Review & Insight
07:10	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
08:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th July 1995. Part 2.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon, delivered on 19th February 2010.
12:00	Tilawat
12:15	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:50	Science and Medicine Review & Insight
13:25	Bangla Shomprochar
14:25	Huzoor's Address: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on 11th March 2007 in Hartlepool.
15:05	Yassarnal Qur'an
15:25	Historic Facts
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 24th December 2010.
20:35	Science and Medicine Review & Insight
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:10	Huzoor's Address [R]
23:00	Real Talk: Islamophobia

Wednesday 12th January 2011

00:05	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat
00:45	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th December 1995.
01:55	Learning Arabic
02:20	Yassarnal Qur'an
02:40	MTA World News & Khabarnama
03:15	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
03:50	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th July 1995. Part 2.
04:40	House of Victories: a documentary about Baitul Futuh Mosque in London.
05:15	Huzoor's Address
06:00	Tilawat & Seerat-un-Nabi (saw)
06:40	Yassarnal Qur'an
07:10	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:35	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 15th November 2009.
09:00	Question and Answer Session: recorded on 28th October 1995.
10:15	Indonesian Service
11:15	Swahili Service
12:05	Tilawat
12:20	Zinda Log
12:40	Friday Sermon: rec. on 25th February 2005.
13:45	Bangla Shomprochar
14:45	Rah-e-Huda
16:20	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:35	Yassarnal Qur'an
16:55	Faith Matters
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:40	Real Talk
20:30	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
21:50	Huzoor's Jalsa Salana Address: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 27th July 2008.
22:50	Friday Sermon [R]

Thursday 13th January 2011

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat
00:50	Seerat-un-Nabi (saw)
01:25	Liqa Ma'al Arab: recorded on 12th December 1995.
02:50	MTA World News & Khabarnama
03:30	Zinda Log: a documentary about the Martyrs of Ahmadiyyat.
03:55	Friday Sermon: recorded on 25th February 2005.
04:55	Huzoor's Jalsa Salana Address: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 27th July 2008.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25	MTA Variety: The Inauguration of Sira-e-Masroor.
07:20	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
08:00	Faith Matters
09:05	Aaina
09:50	Indonesian Service
10:55	Pushto Service
11:55	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:25	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55	Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, rec. on 17th December 2010.
14:05	Shotter Shondhane
14:00	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th January 1995.
15:10	Aaina: an Urdu discussion programme.
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25	Faith Matters [R]
17:30	Yassarnal Qur'an
18:20	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:50	Faith Matters [R]
21:55	Tarjamatul Qur'an class [R]
23:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 | Friday 31 December , 2010 | Issue No. 53

پین افریقن ایسوسی ایشن UK کے زیراہتمام 17 افریقی ممالک کے پچاسویں یوم آزادی کی خوشی میں بیت الفتوح میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد

مختلف افریقی ممالک کے ہائی کمشنر اور نمائندگان کی شرکت

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریب میں شمولیت اور جلیل القدر خطاب۔

میرے اس تقریب میں شامل ہونے کی سب سے بڑی وجہ وہ خاص محبت ہے جو اہل افریقہ کے لئے میرے دل میں پائی جاتی ہے۔

برصغیر ہندو پاکستان کے بعد افریقہ کا براعظم ہے جس میں بسنے والے افراد نے سب سے بڑھ کر مسیح محمدی کی آواز کو قبول کیا ہے۔

زندہ اور ترقی یافتہ قومیں ہمیشہ اپنے ماضی کی تاریخ کو سامنے رکھتی ہیں۔ مسلسل ترقی کرنے اور اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے آپ کو ہرگز ماضی کی ان غلطیوں کا اعادہ نہیں کرنا چاہئے جنہوں نے مغربی دنیا کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ آپ کو اپنی ماتحتی وحکمرانی میں لے آئے۔

مَیں اس یقین پر قائم ہوں کہ وہ وقت قریب تر آرہا ہے جب افریقہ تمام دنیا کی رہنمائی کرے گا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں لائی جائیں۔ افریقن لوگ اور ان کی حکومتیں اپنی قدر و قیمت کو سمجھیں تا کہ وہ براعظم افریقہ کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کرسکیں۔

ملکی ترقی کے لئے باہمی اخوت ومحبت اور خلوص اور دیانت نہایت ضروری ہیں۔ اس کے بغیر امن قائم نہیں ہوسکتا اور امن کے بغیر ترقی نہیں ہوسکتی۔

آج دنیا کی بقا کے لئے سب سے زیادہ امن کی ضرورت ہے اور حقیقی امن اس وقت قائم ہوسکتا ہے جب بندے اور خدا کے درمیان تعلق قائم ہو۔

میری دعا ہے کہ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے افریقہ کا براعظم ایک مثبت کردار ادا کرنے والا ہو۔

(رپورٹ: بشیر احمد اختر - جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ یوکے)

(بیت الفتوح۔لندن) اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 13؍نومبر 2010ء بروز ہفتہ ناصر ہال بیت الفتوح میں پین افریقن ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں 17 افریقی ممالک کے پچاسویں یوم آزادی کی خوشی منائی گئی۔ اس پروگرام میں افریقی ممالک کے ہائی کمشنرز اور نمائندگان سمیت UK میں بسنے والے افریقی احمدی بھی شامل ہوئے۔ اس روز بیت الفتوح میں مہمانوں کی آمد سے بہت گہما گہمی تھی۔ ناصر ہال کو افریقی ممالک کے جھنڈوں سے بہت خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق تمام مہمانوں کو بیت الفتوح کا دورہ کروایا گیا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریباً شام 6:25 پر بیت الفتوح تشریف لائے اور چند منٹ VIP روم میں معزز مہمانوں اور مندوبین کے ساتھ گزارے۔ حضور انور جب ناصر ہال میں تشریف لائے تو افریقی بھائیوں نے نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ سلیمان داؤدو صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ مکرم Issah Wemah صاحب چیرمین پین افریقن ایسوسی ایشن یوکے نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ 1960ء میں 17 افریقی ممالک نے آزادی حاصل کی۔ ان میں سے 2 نے برطانیہ سے، 14 نے فرانس سے اور ایک ملک نے بلجیم سے آزادی حاصل کی۔ Issah Wemah صاحب نے بتایا کہ پین افریقن ایسوسی ایشن یوکے میں 20 سال سے زائد عرصہ پہلے قائم کی گئی۔ انہوں نے مہمانوں کو جماعت کی چیریٹی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ کے بارہ میں آگاہ کیا جو افریقہ کے مختلف ممالک میں کام کررہی ہے۔ انہوں نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو اس پروگرام میں تشریف لائے اور آخر پر حضور انور کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جو بنفس نفیس اس فنکشن میں تشریف لائے اور رونق بخشی۔

مختلف ممالک کے نمائندگان کے خطابات

✿......مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امور خارجہ یوکے نے سب سے پہلے سیرالیون کے ہائی کمشنر HE **Edward Mohammad Turay** صاحب کو خطاب کرنے کی دعوت دی۔ HE Edward Turay صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں اس پرمسرت موقع پر انہیں مدعو کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سیرالیون اگلے سال اپنی گولڈن جوبلی منائے گا اور وہ امید کرتے ہیں کہ جماعت انکی ہمیشہ کی طرح مدد کرے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ فری ٹاؤن اور بو میں سب سے زیادہ احمدی طلبا ہیں اور جماعت نے تعلیم، فلاح و بہبود اور صحت کے شعبوں میں بہت کام کئے ہیں جس پر سب کو فخر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ صدر مملکت سیرالیون اگلے سال ملکہ برطانیہ کے مہمان کے طور پر فروری میں تشریف لائیں گے اور یوم آزادی منائی جائے گی اور پھر اپریل میں فری ٹاؤن میں تقریبات ہونگی۔

✿...... پروگرام کے اگلے معزز سپیکر نائیجیرین ہائی کمشن لندن کے **Head of Chancery** مکرم احمد عمر صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ ان کو بہت خوشی ہے کہ وہ اس پروگرام میں نائیجیرین ہائی کمشنر کی نمائندگی کررہے ہیں اور اس سے بڑا اعزاز کوئی نہیں کہ وہ جماعت کے منعقدہ پروگرام میں شامل ہوئے ہیں۔ نائیجیریا کے بارہ میں بات کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ یہ ایک بہت منفرد ملک ہے جہاں بہت سارے ممالک اور مذہبی عقیدہ کے لوگ بستے ہیں جن میں ایک بڑی تعداد جماعت احمدیہ کی ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ پہلے کی طرح آئندہ بھی جماعت احمدیہ ملک نائیجیریا کی مدد کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ان کے وقت میں بھی جماعت احمدیہ کا آئی کلینک سب سے بہترین تھا اور ابھی بھی ایسا ہی ہے۔

✿......مکرم فرید احمد صاحب نے اگلے معزز مہمان **Mr. Alhaji Bawa Ayembila Minister in charge of Welfare and Consular Matters in the High Commission of Ghana** کو خطاب کرنے کی دعوت دی۔ مکرم الحاجی باوا صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ وہ بہت خوشی محسوس کررہے ہیں کہ اس تقریب میں غانا کے ہائی کمشنر کی نمائندگی کررہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بہت فخر کی بات ہے کہ ہم پچاسویں یوم آزادی منا رہے ہیں لیکن ابھی بہت کام باقی ہے اور جماعت سے درخواست کی کہ پہلے کی طرح اب بھی ان کی مدد کریں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ غانا میں جماعت احمدیہ کی بڑی منظّم جماعت ہے جو صحت، تعلیم اور ہر قسم کے کام میں بہت بہترین کام کررہی ہے۔ انہوں نے اس پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اپنے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے امید کی کہ جماعت آئندہ بھی ایسے کام کرتی رہے گی۔

اس تقریب کے اگلے معزز مہمان آئیوری کوسٹ کے Deputy Ambassador Mr Dodo Yapi نے فرنچ زبان میں خطاب کیا جس کا ترجمہ مکرم کمال بروجہ صاحب نے کیا۔ اپنے مختصر خطاب میں مکرم ڈوڈو صاحب نے اس پروگرام کے انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے انہیں اس میں شرکت کی دعوت دی۔ انہوں نے بتایا کہ آئی وری کوسٹ نے 1960ء میں کافی مشکلات کے بعد آزادی حاصل کی اور اب ترقی کی طرف گامزن ہے۔ انہوں نے جماعت سے دعا کی درخواست کی کہ آئندہ انتخابات بخیر وعافیت سے ہوجائیں۔

✿......اس کے بعد لائبیرین ایمبسی کے سیکنڈ سیکرٹری **Mr. Morris Barsee** نے اپنے خطاب میں HE Wesley Johnson جو لائبیریا کے سفیر ہیں کا سلام پہنچایا جو کچھ وجوہات کی بنا پر اس تقریب میں شامل نہیں ہوسکے۔ انہوں نے بتایا کے 163 سال پہلے لائبیریا کو آزادی ملی اور یہ اس لحاظ سے سب سے افریقہ کا سب سے پرانا ملک ہے۔ یوکے میں تقریباً 10,000 لائبیرین باشندے موجود ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ لائبیریا کی ترقی میں جماعت احمدیہ نے بہت کام کیا ہے اور جماعت کا کلینک سے بہترین کلینکس میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ Monrovia میں جماعت کا ہائی سکول اور ایک بہت بڑی مسجد قائم ہیں۔ انہوں نے جماعت کے کاموں کو بہت سراہا اور دعا کی درخواست کی کہ اگلے سال لائبیریا کے الیکشن بخیر وعافیت سے ہوجائیں تا کہ

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں